جلد ۳۴ | ۱۸ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ھ | ۱۵ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ | ۱۸ فروری ۱۹۴۶ء | نمبر ۴۱

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صداقت احمدیت کے زندہ نشانات

تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں ❊ کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

"خدا تازہ بتازہ اپنے نشان دکھلاتا جاتا ہے۔ آہ کیسے غافل دل ہیں۔ کہ پھر قبول نہیں کرتے ہم ان متواتر نشانوں سے ایسے یقین سے بھر گئے ہیں۔ جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے مخالفوں کو اس آبِ زلال سے ایک قطرہ بھی نصیب نہیں ہوا۔ اس بدقسمتی کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ کوئی قوم نہیں جس میں میرے نشان ظاہر نہیں ہوئے۔ اور کوئی فرقہ نہیں۔ جو میرے نشانوں کا گواہ نہیں۔ اگر ان نشانوں کے گواہ دس کروڑ بھی کہیں۔ تو کچھ مبالغہ نہیں ہوگا۔ مگر مخالفوں کے حال پر رونا آتا ہے۔ کہ انہوں نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ اگر یہ نشان جو ان کو دکھلائے گئے۔ حضرت عیسےٰ بن مریم کے وقت میں یہودیوں کو دکھلائے جاتے۔ تو وہ ضربت علیہم الذلۃ کے مصداق نہ ہوتے۔ اور اگر لوط کی قوم ان نشانوں کا مشاہدہ کرتی۔ تو وہ ایک بھاری زلزلہ سے زمین کے نیچے نہ دبائی جاتی۔ مگر افسوس ان دلوں پر کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ثابت ہوئے۔ اور ہر ایک تاریکی سے زیادہ ان کے دل کی تاریکی بڑھ گئی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹۸-۲۹۹)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت ناساز ہے۔ بخار ۱۰۰ ڈگری کے قریب ہے۔ بیچش اور پیٹ میں شدید درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین متعنا اللہ بطول حیاتھا کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے ❊

ایڈیٹر غلام نبی — بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۸ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ھ

مذہبی اور اخلاقی حالت میں فساد کو بڑھانا خدا کی شان کے خلاف ہے

(از ایڈیٹر)

ایک "معاصر" نے "جفاکشی اور دیانتداری" کو مسلمانوں کے لحاظ سے "جنس نایاب" قرار دیتے ہوئے اور یہ حقیقت بیان کرتے ہوئے۔ کہ "دیانتداری اور جفاکشی تمدن صالحہ اور اجتماع انسانی کی جان ہے۔ اور افسوس یہی جان مسلمانوں کے بدن سے نکل چکی ہے"۔ ضمناً احمدیوں کی جفاکشی اور دیانتداری کا ذکر کیا تھا۔ اس پر ہم نے اظہار حقیقت کے طور پر عرض کیا۔ کہ جماعت احمدیہ کو یہ چیز صرف اور صرف اس انسان کے ذریعہ سے حاصل ہوتی اور ہو رہی ہے۔ جو اس دعویٰ کے ساتھ کھڑا ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے مسلمانوں کی دینی اور دنیوی اصلاح اور ترقی کے لئے کھڑا کیا ہے۔ مگر ہماری اتنی سی بات بھی معاصر مذکور کو ناگوار گزری۔ اور اس نے لکھ دیا ہے۔ کہ

" افسوس ہماری رواداری ہمارے لئے مصیبت بن گئی۔ پھر تو ہندو بھی ہماری گردن پکڑے گا۔ کہ جب تمہیں ہماری دیانتداری کا اعتراف ہے۔ تو ہندو دھرم میں کیوں نہیں آجاتے۔ اہل کتاب بھی یہی حربہ استعمال کریں گے"۔

حالانکہ ہندو اور اہل کتاب کی مثال یہاں قطعاً چسپاں نہیں ہو سکتی۔ ان میں دیانت اور جفاکشی آج نہیں پیدا ہوئی۔ بلکہ وراثتاً چلی آرہی ہے۔ لیکن مسلمان تو یہ صفات کھو بیٹھے جب کہ خود معاصر موصوف کو اعتراف ہے۔ اور وہ لکھ چکا ہے۔ کہ یہ جان مسلمانوں کے بدن سے نکل چکی ہے۔ اس نکلی ہوئی جان کا احمدیوں میں از سر نو پیدا ہو جانا بتاتا ہے۔ کہ وقت کا مسیحا آگیا اور اس کے دم سے مردے زندہ ہونے لگے۔ پھر جب دیانتداری اور جفاکشی تمدن صالحہ اور اجتماع انسان کی جان ہے۔ تو جن لوگوں کے بدن سے یہ جان نکل چکی ہے۔ انہیں یہ بتانا۔ کہ یہ جان کس طرح پیدا ہو سکتی ہے۔ ان کے ساتھ انتہا درجہ کی ہمدردی اور شفقت ہے۔ نہ کہ ان کی گردن دبوچی جا رہی ہے۔

بہر حال ہم نے جو کچھ لکھا۔ پوری ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات کے ماتحت لکھا۔ اور اس لئے لکھا۔ کہ مسلمان جن صفات سے محروم ہو چکے ہیں۔ اور جو ان کی ترقی کے لئے بطور بنیاد ہیں۔ وہ پھر حاصل کر سکیں۔ اور وہاں سے حاصل کریں۔ جہاں سے احمدیوں نے حاصل کیں۔ اس پر ناراض ہونے کا کونسا موقع ہے۔

معاصر موصوف نے "دعویٰ اور دلیل" کے عنوان سے لکھا ہے۔

" الفضل کا مدعا یہ ہے کہ چونکہ مسلمان بگڑ چکے ہیں۔ لہٰذا ایک مصلح اور ہادی کی ضرورت ہے اور وہ مصلح آچکا ہے۔ جس کی پیروی ہر مسلمان پر فرض ہے۔

ہماری عرض یہ ہے۔ کہ چونکہ مسلمانوں کی مذہبی اور اخلاقی حالت میں افسوسناک فساد واقع ہو چکا ہے۔ اور جو مصلح پیدا ہوئے وہ باوجود حکم اور عدل کے مسلمانوں کی حالت نہ سدھار سکے۔ لہٰذا ان کی مصلحت معلوم۔ یعنی اپنے دعویٰ میں فیل۔ اپنے فرائض میں ناکام اور اپنے مشن میں نامراد۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی بگڑی ہوئی حالت ہی ایک مصلح کا تقاضہ کرتی ہے ہم کہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی بگڑی ہوئی حالت کا نہ سدھرنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی سچا مصلح پیدا ہوا ہی نہیں۔ اور جو پیدا ہوئے وہ سب مفتری اور غلط اندیش تھے۔

بلاشبہ احمدیوں کا دیانتدار ہونا قابلِ تحسین ہے۔ مگر اس وصف میں وہ لوگ بھی شریک ہیں۔ جو خدا اور مذہب تک سے آزاد ہیں"۔

اس کے متعلق ہماری گزارش صرف یہ ہے کہ جب اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں۔ کہ "مسلمانوں کی مذہبی اور اخلاقی حالت میں افسوسناک فساد واقع ہو چکا ہے"۔ تو ضروری ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اس فساد کو دُور کرنے کے لئے کوئی مصلح پیدا کرے۔ اور اپنے پیارے رسول کی امت کو گمراہی اور ضلالت میں بھٹکتا ہوا نہ چھوڑ دے۔ لیکن کہا یہ جاتا ہے۔ کہ نہ صرف خدا تعالےٰ نے اس فساد کو دُور کرنے کے لئے کوئی مصلح پیدا ہی نہیں کیا بلکہ جو مصلح پیدا ہوئے اور جنہوں نے حکم اور عدل ہونے کا دعویٰ کیا۔ وہ سب مفتری اور غلط اندیش تھے۔ اس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے نہ صرف مسلمانوں کی مذہبی اور اخلاقی حالت میں افسوسناک فساد پیدا ہو جانے پر اس کے دور کرنے کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ بلکہ ایسے لوگوں کو کھڑے ہونے کا موقع دیا۔ جو اس فساد میں اور زیادہ اضافہ کرتے جا رہے ہیں۔ مگر کیا خدا تعالےٰ جو اپنے بندوں پر بے انتہا رحم اور شفقت کرنے والا ہے۔ اس کی شان کے یہ شایان ہے۔ کہ اخلاقی اور مذہبی لحاظ سے مردہ مسلمانوں کو مارنے کے مزید سامان تو پیدا کرتا جائے۔ مگر ان کی زندگی کے لئے کوئی انتظام نہ کرے۔ ہمارا تو اس قسم کے تصور سے ہی کلیجہ کانپنے لگتا ہے۔ کیونکہ یہ خیال کرنا نہ صرف مسلمانوں کی انتہائی بدقسمتی پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی ذات پر اتنا بڑا حملہ اور اتنی شدید بدگمانی ہے۔ کہ جس کی حد نہیں۔

مجاہد امریکہ کا دہلی میں شاندار خیر مقدم اور الوداع

نئی دہلی ۱۶ فروری بذریعہ ڈاک۔ جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری مطلع فرماتے ہیں۔ الحمد للہ کہ پرسوں بتاریخ ۱۴ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مجاہد امریکہ بذریعہ کلکتہ میل بخیر و عافیت دہلی پہنچ گئے۔ سٹیشن پر احباب جماعت نے حضرت امیر صاحب مقامی کی معیت میں اپنے جلیل القدر مجاہد بھائی کا پر جوش اور مخلصانہ استقبال کیا آپ نے دو روز یہاں قیام فرمایا۔ دورانِ قیام میں علاوہ انفرادی دعوتوں کے مجلس خدام الاحمدیہ نئی دہلی کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں آپ نے نہایت رقت بھری تقریر کرتے ہوئے قیمتی نصائح فرمائیں۔ دو دن انتہائی مصروف رہنے کے بعد آج صبح کلکتہ روانہ ہو گئے۔ سٹیشن پر جناب امیر صاحب کی معیت میں احباب کرام اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو بخیر و عافیت منزلِ مقصود پر پہنچا کر اعلائے کلمۃ اللہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دارالامان میں جلسہ مصلح موعود

۲۰ ماہ تبلیغ مطابق ۲۰ فروری بروز بدھ پہلا اجلاس زیر صدارت جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ ۹½ بجے صبح تعلیم الاسلام کالج کی گراؤنڈ میں منعقد ہوگا۔ دوسرا اجلاس زیر صدارت آنریبل جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ۲ بجے بعد نماز ظہر منعقد ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ ان اجلاس میں ہونیوالی تقاریر کو سن کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام مسجد نور میں کیا جائیگا۔ پروگرام حسب ذیل ہے

وقت	مضمون	مقرر
۹½ تا ۱۰	تلاوت و نظم	
۱۰ تا ۱۰-۴۰	پیشگوئی مصلح موعود کی غرض و غایت	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
۱۰-۴۰ تا ۱۱-۲۰	بلحاظ ذاتی علامات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ہی مصلح موعود ہیں	جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
۱۱-۲۰ تا ۱۱-۳۰	نظم	
۱۱-۳۰ تا ۱۲-۱۰	خلافت مصلح موعود	جناب مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے
نماز ظہر	اجلاس دوم	
۲ تا ۲-۲۰	تلاوت و نظم	
۲-۲۰ تا ۳	"قومیں اس سے برکت پائیں گی"	مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی
۳ تا ۳-۳۰	"اسیروں کا رستگار"	مولوی محمد سلیم صاحب فاضل
۳-۳۰ تا ۳-۵۰	"مصلح موعود سے قبل بشیر کے آنے میں حکمت"	مولوی نور الحق صاحب
۳-۵۰ تا ۴-۳۰	پیشگوئی مصلح موعود پر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات۔ عملی مصداق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات	

(ناظر دعوت و تبلیغ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر قرآن مجید میں

گزشتہ تین مضامین میں متعدد آیات پیش کی جاچکی ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے متعلق پیشگوئی ہے۔ اب اس سلسلہ میں مزید آیات پیش کی جاتی ہیں۔

(۱)

والسماء ذات البروج والیوم الموعود (البروج) ترجمہ۔ مجھے قسم ہے برجوں والے آسمان کی اور اس دن کی بھی جس کا وعدہ ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"پرانی ہیئت اس بات پر متفق ہے کہ برج بارہ ہیں۔ اسی بناء پر آیت کے یہ معنے ہونگے کہ ہم شہادت کے طور پر آسمان کو پیش کرتے ہیں۔ جس میں بارہ برج ہیں یعنی بارہ ایسے مقام ہیں جہاں ستارے ٹھہرتے ہیں۔ والیوم الموعود۔ اور پھر ہم شہادت کے طور پر یوم موعود کو پیش کرتے ہیں۔ . . .

. . . اللہ تعالے فرماتا ہے۔ کہ ہم آسمان کو اور اس کے بارہ مقامات کو تمہارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جن میں ستاروں نے قیام کیا۔ یعنی اللہ تعالے کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کے لئے مختلف مجدد مبعوث ہوتے رہے۔ مجددین کے اس متواتر اور پے درپے ظہور کے بعد تیرھویں مقام پر آکر تمہیں کیوں مایوسی پیدا ہو گئی۔ اور کیوں تم نے یہ خیال کر لیا۔ کہ اللہ تعالے اب لوگوں کی ہدایت کے لئے اپنے کسی مامور کو مبعوث نہیں کریگا۔ تمہارے پاس شہادت ہے۔ کہ پہلی صدی آئی اور اس میں خدا تعالے نے ایسے آدمی کھڑے کئے۔ جو تجدید دین کا کام کرتے رہے۔ دوسری صدی آئی۔ اور اس میں خدا تعالے نے ایسے آدمی کھڑے کئے۔ جو تجدید دین کا کام کرتے رہے۔ تیسری صدی آئی۔ تو پھر یہی واقعہ ہوا۔ چوتھی صدی آئی۔ تو پھر بھی ایسا ہی ہوا اور یہ سلسلہ چلتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ بارہ صدیوں میں بارہ دفعہ تمہارے لئے خدا تعالے نے یہ ثبوت مہیا کیا۔ کہ وہ اپنے دین کی مدد اور اس کی نصرت کے لئے ہمیشہ ایسے آدمی کھڑے کیا کرتا ہے۔ جو اس کی طرف سے منظفر و منصور ہوتے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم دنیا میں پھیلاتے ہیں۔ مگر عجیب بات یہ ہے۔ کہ بارہ جو غیر موعود تھے ان کو تو تم نے مان لیا۔ مگر تیرھواں جو موعود تھا۔ اس کی بعثت کو تسلیم کرنے سے تم نے انکار کر دیا۔ حالانکہ باقی وہ ہیں۔ جن کے متعلق محض مبہم الفاظ میں خبر دی گئی تھی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے متعلق صرف اتنا فرمادیا تھا۔ کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۴۱) مگر تیرھویں کا نام لے کر بتایا گیا تھا۔ کہ وہ ایسا ایسا ہوگا۔ اس اس طرح کے کام کریگا۔ ان ان علامات کے ساتھ آئیگا۔ یہ یہ نشانات اس کی صداقت میں ظاہر ہونگے۔ پس وہ غیر موعود جو ایک مبہم خبر کے نتیجہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ تم نے ان کو تو مان لیا مگر وہ جس کا نام لے کر خدا نے خبر دی تھی جس کی بعثت کے اس نے نشانات بتائے تھے۔ جس کی تعیین کے کئی شواہد بتائے گئے تھے۔ جس کا وقت اور جس کا زمانہ تک پیشگوئیوں میں معین کر دیا گیا تھا۔ تم نے اس کا انکار کر دیا۔ . . . . بارہ صدیوں تک تم مانتے چلے آئے۔ کہ احیاء اسلام کے لئے مجددین کی ضرورت ہے۔ اسلام کی ترقی کے لئے اللہ تعالے کی طرف سے کسی انسان کے مبعوث ہونے کی احتیاج ہوتی ہے۔ مگر جب تیرھویں صدی آئی۔ اور اس میں ہم نے اپنا موعود مامور بھیج دیا۔ تو تم نے اس کا انکار کر دیا۔ بلکہ یہاں تک کہدیا۔ کہ ہمیں کسی مصلح کی ضرورت ہی نہیں"۔ (تفسیر کبیر عم ۳۰ صفحہ ۲۵۶)

(۲)

وشاھد ومشھود (البروج) اور قسم ہے آسمانی گواہ کی۔ نیز جس پر گواہی دی گئی ہے۔ اس آسمانی وجود کی بھی والسماء ذات البروج والیوم الموعود میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ بارہ صدیوں میں بارہ دفعہ خدا تعالے نے اپنے دین کی مدد اور نصرت کے لئے مجددین کو کھڑا کیا۔ اور تم نے ان کو مانا اور اب تیرھویں صدی کے مجدد کا جو کہ موعود مجدد ہے کیوں انکار کر دیا۔ پھر فرماتا ہے وشاھد ومشھود ہم شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں شاھد کو بھی اور مشھود کو بھی۔ یہاں شاہد سے مراد تیرھویں صدی کا موعود مجدد ہے۔ یعنی تیرھویں صدی کے موعود مجدد کا جہاں یہ کام ہوگا۔ کہ دین کی تجدید کرے۔ اور وہ حکم اور عدل ہوگا۔ وہاں اس کا یہ بھی کام ہوگا۔ کہ اس تیرھویں صدی میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت لوگوں کے قلوب سے مٹ چکی ہوگی۔ وہ اس بات کی گواہی دے۔ کہ آپ سچے ہیں ومشھود اور ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ کہ آپ کا مقام کتنا عظیم الشان مقام ہے۔ کہ جب آپ کے روشن اور منور چہرہ کو عیسائیت کا سیاہ دھواں چھپا دے گا۔ تو آپ کے غلاموں میں سے ایک گواہ کھڑا ہوگا۔ جس کی گواہی کی صاف اور تیز ہوا سے سب دھواں جاتا رہے گا۔ اور دنیا آپ کے نورانی چہرہ کو دیکھ لے گی۔

(۳)

والسماء والطارق وما ادرٰک ما الطارق النجم الثاقب (طارق) مجھے قسم ہے آسمان کی اور صبح کے ستارے کی اور کس چیز نے تجھے علم دیا ہے کہ صبح کا ستارہ کیا ہے۔

ان آیات میں صبح کے ستارے کو اللہ تعالے نے بطور شہادت پیش کیا ہے۔ صبح کا ستارہ اس بات کی علامت ہوتا ہے۔ کہ سورج چڑھنے والا ہے۔ سورج قرآن مجید میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا ہے۔ یعنی ایک ایسا زمانہ آئیگا۔ اذا الشمس کورت۔ کہ نور آفتاب کو لپیٹ دیا جائیگا۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو ترک کر دیا جائیگا۔ لوگ اپنی اپنی رائے پر عمل کریں گے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مسلمان بیزار ہو جائینگے۔ قلبی طور پر نہیں بلکہ عملی طور پر وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور متابعت کی کوئی ضرورت نہیں سمجھیں گے اور آپ کی تعلیمات سے مونہہ پھیر لیں گے۔ تو اس وقت ایک افق مبین کی طرف یعنی مشرق کی طرف صبح کا ستارہ ظاہر ہوگا۔ جو اس بات کی علامت ہوگا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سورج پھر طلوع ہونے والا ہے۔ یعنی مشرق کی طرف ایک ایسا مامور اللہ تعالے مبعوث کریگا۔ جو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اور عظمت کو دنیا میں پھر قائم کر دے گا۔ اس موعود مامور کی قرآن مجید نے دو جہتیں پیش کی ہیں۔ ایک جہت سے وہ بدر ہوگا۔ جیسا کہ والقمر اذا اتسق میں تیرھویں کے چاند کو بطور شہادت پیش کیا گیا ہے۔ اور والسماء ذات البروج والیوم الموعود میں بارہ بروج کے بعد ایک تیرھویں موعود کی خبر دی گئی تھی۔ ان دونوں مقاموں میں آنے والے کو بدر کہا گیا تھا۔ اور ایک جہت سے وہ طارق ہوگا جیسا کہ والسماء والطارق وما ادرٰک ما الطارق النجم الثاقب میں آنے والے کو طارق کہا گیا تھا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے تفسیر کبیر پارہ عم ۳۰ صفحہ ۲۷۵ پر فرماتے ہیں۔ کہ

"اسلام میں آنے والا دو نام رکھتا ہے ایک بدر اور ایک طارق۔ بدر اس بات کی علامت ہوتا ہے۔ کہ سورج غروب ہو گیا۔ اب اس کی روشنی بدر کے ذریعہ ہی دنیا تک پہونچ سکتی ہے۔ اس کے بغیر نہیں۔ لیکن طارق اس بات کی علامت ہوتا ہے۔ کہ سورج چڑھنے والا ہے۔ پس یہ نہیں ہوگا۔ کہ آنے والا نور محمدی کو روک دیگا۔ بلکہ وہ ایک لحاظ سے بدر ہوگا۔ اور ایک لحاظ سے طارق ہوگا۔ وہ بدر ہوگا اس لحاظ سے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور نبوت اپنے اندر جذب کرکے دنیا تک پہنچائے گا۔ اور وہ طارق ہوگا ان لوگوں کے لحاظ سے جو اس سے تعلق پیدا کرینگے۔ کیونکہ وہ اس سے تعلق پیدا کرنے کے بعد براہ راست رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق پیدا کرلیں گے۔ . . .

. . . عجیب بات یہ ہے کہ حدیثوں میں بھی آنے والے کے دو نام رکھے گئے ہیں۔ ایک

مسیح اور ایک مہدی . . . . . در حقیقت بدر قائمقام ہے عیسےٰ کا اور طارق قائمقام ہے مہدی کا۔ عیسوی مقام پر کھڑے ہونے والے جس قدر لوگ آئے ہیں۔ وہ صرف ذکوی ہی نہیں تھے۔ بلکہ مسبوق شرعی نبی کے خادم بھی تھے۔ ان کے آنے پر وہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ اور نیا سلسلہ اللہ تعالےٰ کیطرف سے جاری کیا گیا۔ اسی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے آنے والے کا نام مسیح بھی رکھا۔ اور مہدی بھی رکھا۔ نبی بھی رکھا۔ اور امتی بھی رکھا۔ نبی کے لحاظ سے وہ بدر ہے۔ اور امتی کے لحاظ سے وہ طارق ہے"

الغرض انشقاق قمر اور یوم موعود والی آیات میں ایک مسیح کے آنے کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ جس نے کہ تیرھویں صدی میں آنا تھا۔ اور بارہ مجددین کے بعد ظاہر ہونا تھا۔ اور طارق والی آیات میں ایک مہدی کے آنے کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ جس نے کہ پھر نور محمدی کو دنیا میں روشن کرنا تھا۔ اور افق مبین میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ وہ اسلام کو ترقی دینے والا مامور مشرق کی طرف سے ظاہر ہو گا۔ حدیث شریف میں آتا ہے کا مہدی الا عیسےٰ (ابن ماجہ) یعنی عیسےٰ ہی مہدی ہو گا۔ وہ جس کا نام قرآن مجید میں بدر اور طارق رکھا گیا۔ وہ جس کا نام احادیث میں مسیح اور مہدی رکھا گیا۔ وہ جسکو خدا تعالےٰ نے نبی اور امتی کر کے پکارا۔ وہ جس نے کہ تیرھویں صدی میں ظاہر ہونا تھا۔ وہ جس نے مشرق کیطرف سے ظاہر ہونا تھا۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ اور آپ نے ببانگ دہل یہ اعلان کیا ہے

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

خاکسار عبد الحی آصف

ضرورت ہے کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں

تبلیغ کے کام کیلئے نکلنا پیغمبروں کا کام ہے۔ آج جو شخص اپنی زندگی اس مقصد کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ وہ انبیاء کے اسوۂ حسنہ پر چلتا ہے ان دنوں بیرونی ممالک میں مبلغین کی سخت ضرورت ہے۔ مولوی فاضل یا میٹرک پاس قرآن مجید کا ترجمہ جاننے والے۔ کچھ حدیث جاننے والے۔ کچھ عربی جاننے والے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ رکھنے والے نوجوان بہت جلد اپنی زندگیاں وقف کریں۔ انچارج تحریک جدید

عالمگیر اور معصوم ترین رسول

تمام اہل مذاہب کو چیلنج

مکمل اسوہ کی ضرورت

تمام مذاہب کا اس امر پر اتفاق ہے۔ کہ منصب نبوت و رسالت کا مقصد وحید انسانوں کی قولی و عملی رہنمائی ہے۔ خدا کے برگزیدہ اپنے انفاس قدسیہ سے پاکیزگی و طہارت اور اخلاق فاضلہ پیدا کرتے ہیں۔ رسول اپنے متبعین کے لئے مشعل ہدایت اسوۂ حسنہ اور روحانی عمارت کے بانی ہوتے ہیں۔ اس لئے جہاں ان کی زندگی اور کیریکٹر کا پاک اور بے عیب ہونا ضروری ہے۔ وہاں ان کا اپنے دائرۂ دعوت کے لئے عملی نمونہ ہونا بھی لازمی ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ انسان میدانِ عمل کے دشوار گذار راستوں کو عبور کرنے کے لئے کسی خضر راہ کا محتاج ہے۔ اور مذہبی طور پر بانئ مذہب سے بڑھ کر کون رہنما ہو سکتا ہے؟ اور یہ بھی ایک صداقت ہے۔ کہ انسانی حالات نہایت مختلف ہیں۔ غریب و امیر مجرد و شادی شدہ ماتحت و افسر۔ دوست و دشمن بادشاہ و رعایا وغیرہ طبقات میں انسان منقسم ہیں۔ پس تمام عالم کے رہنما اور تمام انسانوں کے رسول کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کی زندگی تمام مستقل شعبہ ہائے حیات انسانیہ پر مشتمل ہو تا سب لوگ اس کی سوانح حیات سے عملی نمونہ حاصل کر سکیں۔ اور ان کے لئے اپنے مخصوص حالات کے عذرات باردہ کی بناء پر امور شرعیہ سے انحراف کی گنجائش نہ رہے۔

عالمگیر نمونہ پیش کرنے سے قاصر مذاہب

اس پختہ اور ناقابلِ تردید اصل کے ماتحت ویدک دھرم اور عیسائیت کی عالمگیری کا ادعاء بالکل غلط ثابت ہوتا ہے۔ ویدک دھرم کے بانی کی تعیین تاحال نہیں ہوئی۔ سناتن دھرم برہما کو بانی قرار دیتے ہیں۔ اور اگنی وایو وغیرہ کو عناصر کے نام۔ مگر آریہ سماج اگنی۔ وایو۔ ادتیہ اور انگرا کو انسان قرار دے کر ویدک دھرم کا بانی بتلاتی ہے۔ بہرصورت ویدوں کے اولین ظاہر کنندہ یا کنندگان کی زندگی نہایت تاریکی میں ہے۔ اس سے کوئی طالب کیونکر روشنی حاصل کر سکتا ہے۔

عیسائیت کے بانی حضرت مسیحؑ نے اگرچہ عمر بھر بنی اسرائیل کی بھیڑوں سے ہی سروکار رکھا۔ اور کبھی یہ نہ کیا۔ کہ غیر اسرائیلیوں کو بھی اپنے خوانِ نعمت سے حصہ پانے کی دعوت دی ہو۔ بلکہ ایک کنعانی عورت کے اصرار پر اسے یہ مایوس کن پیغام دیا " کہ میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا"۔ (متی ۱۵/۲۴)

تاہم عیسائی اصحاب کو اپنے مذہب کے عالمگیر ہونے کا دعویٰ ہے۔ لیکن عالمگیر نمونہ پیش کرنے سے وہ بھی قاصر ہیں۔ اول تو وہ حضرت مسیحؑ کو خدا کا بیٹا یقین کرتے ہیں۔ اور خدا کا بیٹا خدا کہلاتے ہوئے اپنے اخلاق و عادات اور معاملات میں انسانوں کے لئے نمونہ نہیں بن سکتا۔ دوم حضرت مسیحؑ کی زندگی میں عالمگیری رنگ بھی موجود نہیں۔ شادی شدگان مالداروں اور بادشاہوں وغیرہم کے لئے آپ کے حالات ہرگز کوئی رہنمائی نہیں کر سکتے۔ بیشک آپ نے درگذر کی تعلیم دی۔ مگر اقتدار حاصل نہ ہونے کے سبب عملی طور پر اس سبق کو پیش نہ کر سکے۔

دنیا کے لئے مکمل نمونہ

ہادیان مذاہب میں سے صرف اور صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات ہی عالمگیر نمونہ بن سکتی ہے۔ بقول شردھے پرکاش دیو جی بھی "آپ نے ہی بنی اسمٰعیل اور بنی اسرائیل کو ایک آنکھ سے دیکھا۔ اور تمام دنیا کو اپنا بھائی جانا اور سب کو یکساں محبت اور دردمندی سے پیغام الٰہی سنایا"۔ (سوانحعمری حضرت محمد صاحب صفحہ ۹۴)

آپ کی کشتیٔ حیات نے جملہ حالات انسانی کے بھنور کو عبور کیا۔ آپ پیدا ہوتے ہی یتیم تھے۔ غربت و مسکنت میں پرورش پائی۔ پھر تجرد و تاہل۔ ماتحتی و افسری۔ محکومی و بادشاہت کے مختلف دور آپ کی زندگی میں موجود ہیں۔ اور طالبوں کے لئے رہنما۔ آپ نے اگر دشمنوں سے احسان و مروت کی تلقین کی تو اس کے لئے اہل مکہ جیسے خونخوار اور درپئے آزار دشمنوں کو بیک جنبش لب معاف فرما کر اہل دنیا کے لئے عدیم النظیر مثال قائم کی۔ تاریخ کے جاننے والوں پر عیاں ہے۔ کہ رامچندر جی نے لنکا فتح کر کے اس ملک کے باشندوں سے (جلانے کا واقعہ) کیا سلوک کیا تھا۔ اور بانئ اسلام علیہ التحیۃ والسلام نے اہل مکہ سے کیا کیا؟ غرض ہم تمام انبیاء علیہم السلام کا احترام کرنے کے باوجود اس واقعیت کے اعلان کے لئے مجبور ہیں۔ کہ دنیا میں صرف بانئ اسلام ہی عالمگیر نمونہ اور تمام شعبہ ہائے زندگی کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ اور یہ فخر بجز اسلام کے اور کسی مذہب کو حاصل نہیں۔ اگر کسی کو ہمارے دعویٰ سے انکار ہو۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ کسی بانئ مذہب کی زندگی کو عالمگیر ثابت کرے۔ مگر ع

این خیال است و محال است و جنوں

بانئ اسلام کی قوت قدسیہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسیہ کا اندازہ کرنے کے لئے اہل عرب کی اس ابتر اور گری ہوئی حالت پر ایک نظر کرنا کافی ہے۔ جس کی اصلاح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے پہلا مقصد تھا۔ دشمن بھی معترف ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے عرب کے درندہ صفت انسانوں کو حقیقی اور با اخلاق بلکہ خدانما انسان بنا دیا۔ اور اس جاہل اور وحشی قوم کو معراج ترقی کے آخری زینہ تک پہنچا دیا۔ یہ عظیم الشان انقلاب اور غیر معمولی تبدیلی آپ کی پاکیزگی اور عصمت کبریٰ پر زبردست گواہ ہے۔ کیونکہ ایسا کام ناپاک انسانوں کے ہاتھوں انجام پذیر ہونا ناممکنات میں سے ہے۔ حضرت مسیحؑ نے سچ فرمایا ہے۔ کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ پس ع

محمدؐ ہست برہان محمدؐ

نبوت سے پہلی زندگی

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ (چالیس سال) عام رنگ میں بسر کیا۔ مگر قوم آپ کے شمائل و فضائل کی وجہ سے آپ کی گرویدہ ہو چکی تھی۔ اور "عشق محمدؐ علیٰ ربّہٖ"۔ (محمدؐ اپنے رب کے عاشق ہیں۔) کا مقولہ زبان زد خلائق ہو چکا تھا۔ آپ کی تردید شرک اور تعلیم توحید سے وہ لوگ ضرور چیں بجبیں ہوئے۔ مگر آپ کی زندگی پر حرف گیری نہ کر سکے۔ قرآن پاک نے ببانگ دہل کہا فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون۔ (یونس ع) یہ رسول تمہارے درمیان رہا ہے۔ تم اس کی زندگی کے نشیب و فراز سے خوب واقف ہو سکتے ہو۔ کیا ایسی عفت شعاری۔ راست گوئی۔ حلیمی۔ خوش معاملگی اور دیگر اوصاف حمیدہ کے ہوتے ہوئے تم عقلاً اسے مفتری قرار دے سکتے ہو؟ اس چیلنج پر تمام لوگ سرنگوں ہو گئے۔ بلکہ صفاء پہاڑی کے اجتماع کے موقعہ پر ساری قوم نے متفق اللسان ہو کر کہا:۔ ما جرّبنا علیک کذبًا (بخاری جلد ۲ صـ۱۳۸) کہ ہم نے کبھی آپ سے جھوٹ نہیں سُنا۔ آپ امین اور راستباز ہیں۔ امیّہ (اشد ترین دشمن) نے تو یہاں تک کہا ہے واللہ ما یکذب محمد اذا حدّث (بخاری علامات النبوۃ) بخدا محمد جھوٹ نہیں بول سکتا۔ حضرت مسیحؑ نے بھی فرمایا تھا "کون تم میں سے مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے۔" (یوحنا ۸/۴۶) مگر بانیٔ اسلام کو صرف گناہوں سے بچنے کا ہی دعوےٰ نہیں۔ بلکہ اپنی خوبیوں، کمالات اور اعلےٰ زندگی کے متعلق تحدی ہے۔ اور پھر حضرت مسیحؑ کی قوم نے اس واضح رنگ میں آپکی صداقت شعاری کا بھی اعتراف نہیں کیا۔ بلکہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مختلف الزام ہی لگاتے رہے +

نبوت کے بعد کی زندگی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی دو حصوں میں منقسم ہے (۱) قبل از نبوت۔ (۲) نبوت کے بعد۔ نبوت سے پیشتر بجز چند ابراہیمی روایات کے آپ کی قوم کے پاس کوئی الٰہی قانون نہ تھا۔ اور نبوت کے بعد خود آپ نے اللہ تعالےٰ کے قانون قرآن مجید کو دنیا کے سامنے پیش کیا پھر یہ ظاہر بات ہے۔ کہ مرد کے اخلاق و عادات اور اطوار و خصائل کا بیوی سے بڑھ کر کوئی گواہ نہیں ہو سکتا۔ جو حالات دنیا سے نہاں ہوتے ہیں۔ وہ اس کے سامنے عیاں۔ اور جو باتیں لوگوں سے مخفی ہوتی ہیں۔ وہ اس پر ظاہر۔ بیرون خانہ انسان تصنع اور بناوٹ کر سکتا ہے۔ مگر بیوی کے تعلقات اسکی بے تکلفی اور ماتحتی کے باعث تصنع سے بالاتر ہوتے ہیں۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ ان دونوں حصوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکبازی پر آپ کی ازواج کی تاریخی شہادت موجود ہے۔ پہلی زندگی کے متعلق حضرت خدیجہؓ کی گواہی جو بلحاظ عمر کے پندرہ سال آپ سے بڑی تھیں۔ حسب ذیل ہے کلا یخزیک اللہ ابدًا فواللہ انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علیٰ نوائب الحق۔ (بخاری کتاب التفسیر جلد ۳۔ صـ۱۴۶)

ترجمہ:۔ "اللہ آپ کو رسوا نہ کریگا۔ بخدا آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ اور راستگوئی آپ کا شعار ہے۔ محتاجوں کی دستگیری کرتے ہیں۔ نایاب نیکیوں کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ اور مصائب و مشکلات میں لوگوں کی مدد فرماتے ہیں"۔

نادان دشمن کہتا ہے۔ کہ اتنی بڑی عمر رسیدہ خاتون سے کیوں شادی کی گئی۔ مگر اُسے کیا معلوم ہے۔ کہ مشیت ایزدی نے اس انتخاب میں اس شہادت کو مدنظر رکھا تھا۔ کیونکہ آنحضرتؐ کا بچپن بھی حضرت خدیجہؓ کے سامنے گذرا تھا۔ پس آپ کی شہادت نہایت معتبر اور وزنی ہے۔

دوسری زندگی کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہؓ سے دریافت کیا گیا۔ کہ آنحضرتؐ کے اخلاق و عادات کیسے تھے؟ تو آپ نے فرمایا۔ "کان خُلقہُ القرآن" (بخاری شریف) کہ قرآن پاک کے ضابطہ کے مطابق آپ کے اخلاق تھے۔ گویا پہلے حصہ میں تمام مشہور کمالات کے جامع بلکہ دنیا سے نایاب نیکیوں کے کرنے والے تھے۔ اور دوسرے حصہ میں قرآن مجید کی عملی تصویر۔ ان دو زبردست شہادتوں کی موجودگی میں آپ کی پاکبازی اور نیکوکاری پر کوئی اشتباہ نہیں کیا جا سکتا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ

پھر اللہ تعالےٰ نے آئندہ نسلوں کے اطمینان کلی کے لئے سلسلہ بروز کو جاری فرمایا۔ تا اس مقدس ترین رسول کی اتباع سے مقام مظہریت تامہ کو پانے والے وجود دنیا میں آتے رہیں۔ جن کی معصومیت ان کے متبوع کی عصمت کبریٰ پر دلیل ہو۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں بھی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مظہر کامل ہونے کا دعوے فرمایا اور بڑے زور سے مخالفین کو لکھا:۔

"تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے۔ جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ جو اس نے ابتدا سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے ایک دلیل ہے"۔ (تذکرۃ الشہادتین صـ۶۲)

آپ کی زاہدانہ اور پاکیزہ زندگی کو تسلیم کیا گیا۔ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معصومیت پر ایک اور گواہی قائم ہو گئی۔ یہ سلسلۂ بروز صرف اسلام میں ہی جاری ہے۔ اور کسی مذہب میں اسکے بانی کے مظہر نہیں ہوتے نہ ہو سکتے ہیں۔ جس سے آنحضرتؐ کا زندہ معصوم ترین اور عالمگیر رسول ہونا ثابت ہے۔ بالآخر ہم یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے نزدیک جملہ انبیاء معصوم ہیں۔ مگر مندرجہ بالا حالات میں مجبوراً کہنا پڑیگا کہ جس قدر یقینی شواہد آنحضرتؐ کی معصومیت پر دال ہیں۔ وہ کسی اور نبی کو حاصل نہیں۔ پس آپ ہی عالمگیر اور معصوم ترین مقرب الٰہی ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

کیا آپ تحریک جدید کے وعدے لکھوا چکے؟

فرمایا:۔ "یاد رکھو جب تک ہماری جماعت میں بے انتہا جوش نہ ہو۔ کہ وہ بڑھ چڑھ کر اپنے اموال خدا کی راہ میں پیش کریں۔ اس وقت تک کامیابی حاصل کرنا مشکل ہے"

کیا آپ تحریک جدید کے بارھویں سال کا وعدہ لکھوا چکے ہیں۔ اگر نہیں تو انتظار کس بات کا ہے۔ آخری تاریخ ۲۸ر فروری تو بہت قریب آگئی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی ہوں۔ پس آپ اس نوٹ کے پڑھتے ہی بارھویں سال کا وعدہ براہ راست حضرت کے حضور نمایاں اضافہ سے پیش کریں۔ کیونکہ تحریک جدید کے تبلیغی اخراجات آپ سے نمایاں قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر کے اقرار کیا ہے۔ کہ میں اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے اپنے امام کی ہر آواز پر لبیک کہونگا۔ پس اس کا عملی پہلو یہ ہے۔ کہ اس نوٹ کے پڑھتے ہی بارھویں سال کا اضافہ ۲۸ر فروری سے پہلے پہلے پیش کریں۔

اگر آپ اس جہاد میں شامل نہیں ہوئے۔ اور اب آپ کو اللہ تعالےٰ نے توفیق بخشی ہے کہ شامل ہوں۔ تو دفتر دوم کے سال دوم میں شامل ہو جائیں۔ جو دوست گزشتہ سالوں میں کسی نہ کسی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے۔ اب شامل ہو رہے ہیں۔ ان کے لئے شرط یہ ہے کہ اول تو اپنی ایک ماہ کی آمد دیں۔ کیونکہ سلسلہ کی اہم ضرورت اسی کی متقاضی ہے۔ لیکن دوم اگر یہ نہیں دے سکتے۔ تو اپنی ایک ماہ کی آمد کا تین چوتھائی دے لیں۔ سوم اگر یہ بھی دینے کی طاقت نہیں۔ تو کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دے کر شامل ہو جائیں۔ یہ کم سے کم شرح ہے۔ جو دفتر دوم میں دی جا سکتی ہے۔ پس آپ تحریک جدید کے مالی جہاد میں جلد سے جلد شامل ہو کر رضا الٰہی حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو۔

مقام محمود

(۲)

اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ مصلح امت اسلامیہ کو صدی کے سر پر آنا چاہیئے۔ اور (سیدنا) حضرت محمود کو مصلح موعود کہنے والے بتائیں۔ کہ وہ کونسی صدی کے سر پر مبعوث ہوئے ہیں۔ اوّل تو یہ سوال ہی غلط ہے۔ کیونکہ آپ کو ماموریت کا دعویٰ نہیں۔ بلکہ حضرت مامور من اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ اور آپ کے سپرد اللہ تعالیٰ نے ایک کام کی تکمیل فرمائی ہے۔

دوم۔ مصلح اور مجدد میں عموم وخصوص کی نسبت ہے۔ صدی کے سر پر آنا مجدد کے لئے ہے۔ گو حضرت خلیفہ اول مسیح موعود فرمایا کرتے تھے۔ کہ مجدد صدی کے دوران میں کئی بھی آسکتے ہیں۔ اور مجددوں کی بھی مختلف شانیں ہیں۔ بعض مجدد صدی کے بعض ہزار کے چنانچہ حضرت شیخ احمد علیہ الرحمۃ سرہندی مجدد الف ثانی کہلائے۔ اور چودھویں صدی کے مجدد اعظم۔ مجدد الف آخر آئے۔ جن میں حقیقت نبوت محمدیہ کامل طور پر منکشف ہوئی جیسے چودھویں سے چاند بدر کامل میں عروج منیر کا پورا پورا پر تو پڑتا ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات کا مظہر ہر ایک مجدد تھا۔ حسب اپنی استعداد و قابلیت کے اور ان وجودوں کے ذریعہ محمدی شان ہر صدی میں ظاہر ہوتی رہی۔ مگر ہزار ششم اور چودھویں صدی میں سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت وشان پہلی تمام صدیوں یعنی پہلے سے بڑھ کر ظاہر ہوئی جیسی علیٰ راس کل مائۃ سنۃ کا ایک مفہوم یہ بھی لیا گیا ہے۔ کہ آپ نہ صرف ذو القرنین تھے۔ بلکہ تمام سنین رائج شدہ کے سر آپس میں جمع ہو گئے۔ حضرت علامہ حکیم الامۃ مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب میں تمام سنوں کا جو اقوام عالم میں رائج ہیں۔ ایک نقشہ دیکر دکھایا ہے۔ کہ ہر ایک کے ابتدائی سالوں میں اس مجدد اعظم کی بعثت ہوئی ہے۔ تو یہ شرط مجدد کے متعلق ہے۔ اور مصلح تو حسب ضرورت آئے گا۔ خواہ صدی کے اول یا دوم ربع میں۔ خواہ آخری ربع میں۔

سوم۔ سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی کے بارے میں تو اس اعتراض کو بھی دور کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ آپ میں شانِ تجدید بھی پائی جاتی ہے۔ اور آپ کو پیشگوئی میں "مسیحی نفس" اور مسیح موعود کا حسن واحسان میں نظیر قرار دیا گیا۔ اور حضور ع نے ازالہ اوہام میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو میری نسل سے ظاہر ہونے والا ہے۔ اور مکاشفے میں بھی مصلح موعود کی زبان پر انا المسیح الموعود مثیلہٗ وخلیفتہٗ کا اعلان فرمایا۔ اور ایسا یوں ہوا۔ کہ ہجری قمری حساب سے تو حضور انور سیدنا وامامنا مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ اور دانیال کی پیشگوئی کے مطابق جیسا کہ خود حضور نے لکھا ہے۔ ۱۲۹۰ سے اس کی ابتدا ہوئی۔ ایسا ہی ہجری شمسی کے حساب سے ۱۲۹۰ھ ش میں سیدنا حضرت بشیر الدین محمود احمدؐ ایدہ اللہ نے اصلاحی کام شروع کیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ قمری حساب سے ایک سال ۳۵۴ دن کا ہوتا ہے۔ اور شمسی حساب سے ۳۶۵¼ دن کا۔ اس طرح پر ۳۳⅓ سال میں ایک سال کا فرق حساب میں پڑ جاتا ہے۔ تیرہ صدیوں میں ۴۰ سال کا فرق ہو گیا ہے۔ چنانچہ آجکل قمری ہجری سن ۱۳۶۵ھ ہے۔ اور شمسی ہجری سن ۱۳۲۵ھ ش ہے۔ یعنی ۴۰ سال کا فرق ہے۔ اور عیسوی سن اور اس میں ۶۲۱ سال کا فرق مسلمہ ہے۔ آپ کا پہلا اصلاحی مضمون "مسلمان وہ ہے جو سب ماموروں کو مانے" ۱۹۱۱ء میں چھپا۔ یعنی ۱۲۹۰ ہجری شمسی کو۔ پھر جیسا کہ پیشگوئی میں ہے۔ کہ آپ بشیر الدولہ (بشیر) بھی ہیں۔ اور عالم کباب (نذیر) بھی۔ حتیٰ بلغ اشدہٗ پر خلعت خلافت سے سرفراز کیا گیا۔ اور متبعین کو غلبہ کی بشارت ملی۔ اور دوسری جانب جنگ عظیم کے ذریعے عالم کباب ہونا شروع ہوا۔ اور ۱۹۲۱ء میں یعنی شمسی ہجری حساب سے ٹھیک ۱۳۰۰ھ ہجری شمسی میں حسب پیشگوئی بائیبل خدا کے گھر کے ہر دروازے پر چوکی پہرہ لگایا گیا۔ اور دیدبان مقرر ہوئے۔ یعنی نظارتوں کا قیام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اور دور جدید شروع ہوا۔ پہلے دس سالوں کے گذرنے پر ۱۳۰۹ھ ہجری شمسی میں تحریک جدید نے دامن پھیلا کر جماعت کو اپنے حلقے میں لیا اور تئیس سال کے بعد جب جماعت کی بصارت وبصیرت ہر طرح پر تیار ہو گئی۔ تو اعلان کر دیا گیا۔ ع

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب

یعنی اس کا مکمل ظہور ہوا۔ جب کہ حسب حدیث تیس سال خلافت کے پورے ہوئے۔ اور آپ کی شان مصلح موعود کو حضرت احدیت نے نمایاں فرمایا۔ فسبحان ربنا۔ ان کان وعد ربنا لمفعولاً۔ اس طرح پر آپ شمسی حساب سے صدی کے پہلے ربع سے جو سر کہلاتا ہے۔ اصلاحی کام پر مقرر ہو کر اپنا فرض منصبی بجا لا رہے ہیں۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا فاکتبنا مع الشاھدین۔

(اکمل عفا اللہ عنہ)

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) قاسم علی خاں صاحب رامپوری دل کی بیماری کی وجہ سے تا حال شدید بیمار ہیں۔ (۲) مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری قادیان کی لڑکی بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ (۳) منشی تاج الدین صاحب قادیان بیمار ہیں۔ (۴) رحمت اللہ صاحب لاہور بیمار ہیں۔ (۵) مرزا رحمت اللہ صاحب لاہور کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۶) مولوی محمد صدیق صاحب کھوکھر غربی اپنے دو لڑکوں محمد لطیف و محمد عمر صاحبان کی روحانی وجسمانی ترقی کے خواہاں ہیں۔ (۷) فضل کریم صاحب ہیڈ ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ ترقی کے خواہاں ہیں۔ (۸) حسین بخش صاحب پٹواری ٹوبہ ٹیک سنگھ اپنے بچوں کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۹) عنایت اللہ صاحب واقف زندگی کا بھائی کلکتہ میں سخت بیمار ہے۔ (۱۰) کرم الٰہی صاحب احمدی جہلم کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۱۱) محمد اسماعیل صاحب گوجرانوالہ کے لڑکے کو سگِ دیوانہ نے کاٹا ہے۔ (۱۲) عبد الصادق صاحب سرائے عالمگیر محکمانہ ترقی کے خواہاں ہیں۔ (۱۳) منشی علی محمد صاحب میانوالی عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۱۴) عبد الرحمٰن صاحب ٹھیکیدار بھبہ سیالکوٹ شہر کا لڑکا آفتاب احمد بعارضہ صرع بیمار ہے۔ احباب کے لئے دعا کریں۔

صدقہ ہم افراد جماعت صادق گڑھ ریاست بہاولپور حضور پر نور امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے آقائے نامدار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کو شفاء کاملہ اور باصحت لمبی عمر عطا فرمائے۔ مبلغ ۱۵ روپے کی حقیر رقم صدقہ کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

محمد عنایت اللہ خاں حیرت۔

ولادت (۱) میرے لڑکے عبد السلام صاحب تاج بی۔ ایس۔ سی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یکم تبلیغ ۱۳۲۵ھ ش کو لڑکا عطا فرمایا۔ احباب مولود کی صحت ودرازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔ مولود میرا پوتا اور حضرت سیٹھ عبد المجید صاحب آف منصوری رضی اللہ عنہ کا نواسہ ہے۔ (پیر عبد القدوس اوورسیر سرسہ ضلع حصار) اس خوشی میں ایک غیر احمدی کے نام خطبہ نمبر جاری کیا ہے۔ (۲) میرے لڑکے عبد المجید ڈرافٹ مین کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا ہے۔ دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔ (حسین بخش پٹواری ٹوبہ ٹیک سنگھ۔) (۳) خاکسار کے بھائی حوالدار عبد الغنی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۴ فروری ۱۹۴۶ء کو لڑکا عطا فرمایا۔ نام جاوید اقبال رکھا۔ اللہ تعالیٰ مولود کو صحت ولمبی عمر عطا فرماوے۔ اور خادم دین بنائے۔ عبد الصادق احمدی سرائے عالمگیر

دعائے مغفرت خاکسار کی والدہ صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام احباب وبزرگان جماعت مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

(فدا محمد از ڈیرہ غازیخاں)

ضروری اطلاع میں کچھ عرصہ سے رخصت بیماری پر اپنے گاؤں میں آیا ہوا ہوں۔ اور ابھی وسط اپریل تک پنجاب میں ہی رہوں گا۔ اس لئے کوئی دوست سری نگر (کشمیر) کے پتہ پر اس عرصہ میں مجھ سے خط وکتابت نہ کریں۔ اگر کسی خاص امر کے متعلق خط وکتابت کی ضرورت ہو۔ تو معرفت سیکرٹری صاحب کشمیر ریلیف قادیان خط لکھیں۔ احباب میری صحت کے لئے دعا بھی کریں۔ (خاکسار عبد الواحد امیر جماعتہائے احمدیہ کشمیر)

چند سوالات کے جواب

از حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

سوال۔ "کیا پیشگوئیاں صداقت کا معیار بن سکتی ہیں۔ حالانکہ بعض باتیں دوسرے لوگوں کی بھی بتائی ہوئی سچی نکلتی ہیں۔ اور بعض پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی مبہم رہیں۔ مثلاً عبد اللہ آتھم اور محمدی بیگم والی۔"

جواب:۔ صرف پیشگوئیاں کر دینا ہی معیار صداقت نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا کے سچے نبی اور صادق رسولوں کی پیشگوئیاں ان کی صفت بشیر اور نذیر کے ماتحت ہوتی ہیں۔ بشیر ہونے سے وہ ایسی پیشگوئیاں خدا سے علم پا کر کرتے ہیں۔ کہ جو ان پر ایمان لائیگا وہ علم صحیح عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ کے رو سے ان کے منکروں اور مخالفوں کے مقابل نمایاں طور پر امتیاز حاصل کرے گا۔ امن سلامتی اور قومی برکات سے ضرور حصہ لے گا۔ اور نذیر ہونے سے وہ ایسی پیشگوئیاں خدا سے علم پا کر کرتے ہیں۔ جن سے مخالفوں اور منکروں کی تنبیہ اور اصلاح کے لئے عذابوں کا وقوع میں آنا ضروری ہوتا ہے۔ جن کے ظہور اور وقوع پر کافروں کی قوم نابود ہو جاتی ہے۔ اور مومنوں کی جماعت دنیا میں قائم رکھی جاتی ہے۔ اور وہ رنگ میں ترقی کرتی اور بڑھتی ہے۔ آخر دنیا پر چھا جاتی ہے۔ یا اگر وہ نبی اور رسول مخصوص القوم ہے تو جس خطہ اور ملک کی قوم کے لئے نبی مبعوث کیا جاتا ہے۔ اس ملک پر نبی اور اس کی قوم مومن ضرور ہی قابض اور مسلط کی جاتی ہے۔ پس نبی کا اپنے لئے اور مومنوں کے لئے بشیر ہونا اور دشمنوں اور کافروں کے لئے نذیر ہونا یہ وہ خصوصیت ہے جو خدا کے صادق نبیوں اور رسولوں کیلئے خدا سے مقرر شدہ ہے۔ کہ کوئی نجومی یا جفار اور رمال یا خواب بین یا عام ملہموں میں سے کوئی اس خصوصیت میں شریک نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اسی خصوصیت کے متعلق فرماتا ہے ما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین یعنی خدا تعالیٰ لوگوں کے لئے اپنی طرف سے اپنے رسولوں کو صرف مبشر اور منذر کر کے بھیجتا ہے۔ دوسرے لوگوں کی خوابیں یا الہام یا پیشگوئیاں صادق نبی اور رسول کی کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ کے مقابل کوئی نسبت ہی نہیں رکھتیں۔ بھلا ایک بادشاہ جس کے پاس خزانے ہیں۔ اس کے مقابل کوئی چند پیسے یا روپے رکھنے والا کیا حیثیت رکھتا ہے۔

پھر ہزاروں پیشگوئیاں جو محکمات کی صورت میں آفتاب کی طرح چمک رہی ہیں۔ اس کے مقابل بعض متشابہ پیشگوئیوں کا ذکر کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے قابل اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیا عبد اللہ آتھم اور محمدی بیگم کی پیشگوئی شرطی پیشگوئی نہ تھی۔ اور پھر کیا ان دونوں پیشگوئیوں کا ظہور الہامی الفاظ کے مطابق شرط کے لحاظ سے وقوع میں آنا قابل اعتراض ہو سکتا ہے۔ یا قابل تصدیق۔ افسوس ہے کہ محمدی بیگم والی پیشگوئی کا وہ حصہ جو توبی توبی کے الفاظ سے مذکور شدہ ہے۔ اعتراض کرنے کے وقت بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ پس اعتراض معترض کی بد دیانتی پر پڑتا ہے نہ کہ پیشگوئی کے الہامی الفاظ پر۔ جن میں توبی توبی کا شرطی حصہ بھی شامل ہے۔ اسی طرح عبد اللہ آتھم کی پیشگوئی بھی رجوع کی شرط تھی جس کی تصدیق آتھم نے اپنے عمل سے چار ہزار روپیہ کے لینے سے انکار کرنے اور قسم نہ کھانے سے کھلے طور پر ظاہر کر دی۔ پھر بعد کی پیشگوئی جو بلا شرط موت کی معین مدت کے متعلق کی گئی تھی۔ آتھم کا اس کے اندر مر جانا اور شرط کے مطابق اور شرط کے بغیر دونوں طرح کی پیشگوئی کا مصداق ہونا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا دوسرا نشان ہے۔

اسی طرح محمدی بیگم کی پیشگوئی مرزا احمد بیگ کی موت سے محکمات کی صورت [illegible] نشان صداقت وقوع میں آیا۔ اور پھر احمد بیگ کی موت سے اس کے داماد کا متاثر ہو کر رو با صلاح اور مصدق ہو جانے سے توبی کی شرط سے فائدہ اٹھانا۔ اور نکاح کی پیشگوئی جو مشروط بموت سلطان محمد تھی۔ اس کے التواء سے پیشگوئی اپنے الہامی الفاظ کے مطابق دونوں طرح پر پورا ہونے سے صداقت کا دوسرا نشان ظاہر کر گئی تعجب ہے کہ یہی اعتراض کرنے والے مسلمان حضرت یونسؑ۔ اور حضرت مسیحؑ اور حضرت موسیٰؑ کی پیشگوئیاں جنمیں بظاہر کوئی شرط بھی نہ تھی۔ اور پھر بھی الہامی الفاظ کے مطابق وقوع میں نہ آئیں۔ ان پر تو انہیں کوئی اعتراض نہیں سوجھتا۔ اور آمنا وصدقنا کہتے ہوئے سر تسلیم خم کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن حضرت اقدس سیدنا المسیح الموعود کی پیشگوئیاں جو بالکل الہامی الفاظ کے مطابق صداقت کے زبردست نشان ہیں۔ اور شرطی پیشگوئیاں جن سے صداقت کے دوسرے نشان ظاہر ہوئے ان پر باوجود محل اعتراض نہ ہونے کے اندھے مخالف اپنی کور چشمی یا کج فہمی سے بیہودہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ اور نہیں سوچتے کہ ان کا اعتراض حضور کی کسی پیشگوئی پر دستور صداقت کے مطابق نہیں۔ بلکہ ان کے اپنے قصور فہم کے باعث پایا جاتا ہے۔ پھر باوجودیکہ ہر قوم کے اعتراضات اور مخالفوں کے ساتھ حضرت اقدس کو اپنے مقصد میں کامیاب ہونے سے روکنے کے لئے بے انتہا کوششیں عمل میں لائی گئیں۔ پھر دیکھنا چاہیئے کہ ان مخالفوں اور مخالفانہ کوششوں کا نتیجہ کیا ہوا۔ اگر وہ بیکس اور بے سرو سامان انسان خدا کی طرف سے نہ ہوتا۔ اور نہ ہی اس کے کامیاب ہونے کے لئے جو الہامی بشارتیں تھیں خدا کی طرف سے ہوتیں۔ تو اس کا اس طرح کامیاب ہونا جیسا کہ سیدنا مسیح موعود علیہ السلام باوجود دنیا بھر کی مخالفتوں کے کامیاب ہوئے ناممکنات اور محالات سے تھا۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں ؂

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار
سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ آدمی کا کام ہے
کوئی بتلائے نظیر اس کی اگر کرتا ہے وار
مکر انساں کو مٹا دیتا ہے انساں دگر
پر خدا کا کام کب بگڑے کسی سے زینہار
مفتری ہوتا ہے آخر اس جہاں میں روسیہ
جلد تر ہوتا ہے برہم افترا کا کاروبار
افترا کی ایسی دُم لمبی نہیں ہوتی کبھی
جو ہو مثل مدت فخر الرسل فخر الخیار

جنتی ہونے کی بشارت

سوال "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہؓ کے متعلق یقینی جنتی ہونے کا اعلان فرمایا تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے پانچ سے دس ہزار لوگوں کو بہشتی ہونیکا سارٹیفکیٹ مل چکا ہے"

جواب۔ خدا کے نبی اور رسول تو لوگوں کو اس صورت میں کہ وہ ان پر ایمان لائیں۔ اور ان کی تعلیم کے مطابق اعمال صالحہ بجا لائیں اور جانی اور مالی قربانیوں کو خوشی سے پیش کریں۔ ایسے مومنوں کو بہشتی بنانے کے لئے ہی آتے ہیں۔ قرآن کریم میں آیت ان اللہ اشترٰی من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ سے بھی یہی ہوتا ہے۔ کہ خدا کے نبی اور رسول جو لوگوں سے بیعت لیتے ہیں۔ یہ بیعت ایک قسم کی خرید و فروخت ہے کہ اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لیتا ہے۔ اور ان کے عوض انہیں جنت دیتا ہے۔ اور انہیں بہشتی بنا دیتا ہے۔ اب سچی بیعت کرنے والے۔ اور بیعت کے عہد پر جانوں اور مالوں کو ہر مطالبہ کے موقعہ پر پیش کر دینے والے اگر وہ اسی عہد بیعت پر زندگی بسر کرتے اور فوت ہو کر خدا کے حضور جاتے ہیں۔ تو یقیناً وہ سب کے سب ہی جنتی اور بہشتی ہوتے ہیں۔ خواہ وہ دس ہوں یا بیس ہوں یا سو ہوں۔ یا ہزار بلکہ لاکھوں کروڑوں بھی اس بشارت کے مطابق اسلامی تعلیم پر عامل ہو کر بہشتی ہو سکتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس کی نسبت تو بشارت دی۔ اور جو عشرہ مبشرہ مشہور ہیں۔ وہ ایک خاص تقریب کے باعث بشارت وقوع میں آئی تھی۔ جیسے بدری اصحاب جو ۳۱۳ کی تعداد میں تھے۔ انہیں قبل مغفرت کی بشارت ملی۔ اس کا یہ مطلب نہیں تھا۔ کہ ان کے سوا دوسرے صحابہؓ میں سے اور کوئی یقینی بہشتی نہ تھا۔ کیا دس ہزار صحابہؓ جو تورات کی پیشگوئی کی رو سے دس ہزار قدوسی کہلاتے۔ کیا وہ یقینی بہشتی نہ تھے۔ اور جنت البقیع جس کا ترجمہ بہشتی مقبرہ بھی ہے۔ اس میں مدفون ہونے والے صحابہؓ بہشتی نہ تھے؟

صحیح مسلم میں مسیح موعود کی نسبت یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ کا فقرہ جو بطور بشارت ہے۔ اور جس کے رو سے احمدی جماعت کے تمام موصی جو بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوتے ہیں بہشتی ہی ہیں۔ اور اپنی اپنی وصیت کی رو سے جو ⅒ سے ⅓ تک کے درجات تک نمایاں ہو جاتی ہے۔ ان احمدی موصیوں کے درجات جنت کا بھی علم ہو سکتا ہے۔ جنت اور بہشت کی بشارات کا یقینی طور پر مصدق ہونا خدا کی وحی کی بناء پر اور صورت رکھتا ہے۔ اور وحی کے بغیر کسی کا بہشتی ہونا اور صورت ہے۔ مثلاً بہشتی مقبرہ میں مدفون ہونے والے چونکہ خدائی وحی کی بناء پر یقینی بہشتی ہیں۔ اس لئے ہم ان کے بہشتی ہونے کے متعلق یہاں تک یقین رکھتے ہیں۔ کہ اس کے متعلق مباہلہ بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن جو بہشتی مقبرہ میں مدفون نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی وہ موصی ہیں۔ ان کے متعلق ہم اس وثوق اور یقین سے نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ بہشتی ہیں۔ جس وثوق اور یقین سے بہشتی مقبرہ کے اندر مدفون ہونے والوں کی نسبت کہہ سکتے ہیں۔

سوال:۔ حضرت مسیح موعود کا صحیح مقام بتایا جائے۔ اور انکے الہامات سے اسکو تطبیق دی جائے۔

جواب:۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صحیح مقام وہی ہے۔ جو قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے اور آپکی وحی اور الہامات سے ثابت ہے۔ اور آپکے کارناموں سے ظاہر ہوتا ہے اور مختصر الفاظ میں یوں بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ خدا کے نبیوں میں سے ایک نبی تھے۔ اور خدا کے رسولوں میں سے ایک رسول۔ اور یہ مقام آپکا قرآن و حدیث اور آپکی وحی و الہام کے رو سے بلکہ انبیاء سابقین کی الہامی بشارات سے ثابت ہے۔ دنیا کی سب قوموں کی طرف سے نبیوں اور رسولوں کی قائم مقامی میں آپکو مبعوث فرمایا گیا۔ اور اسی بناء پر آپ کو جری اللہ فی حلل الانبیاء کی وحی میں سب نبیوں کی بروزی شان میں بھیجا گیا۔ اور آپ کا آنا سب نبیوں اور رسولوں کی آمد کے معنوں میں ہے جس نے آپکو دیکھا۔ گویا دنیا کے ہر ایک نبی اور رسول کو دیکھ لیا۔ آپ خود بھی فرماتے ہیں "زندہ شد ہر نبی بہ آمدنم ٭ ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم" اور مشہور و لقب آپکا مسیح موعود اور امام قائم اور مہدی معہود بھی ہے۔ علاوہ اس کے آیت هو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ جو حضرت اقدس کی وحی کے طور پر بھی نازل ہوئی۔ اس آیت میں آپکا اہم مقصد دنیا میں گم شدہ ہدایت کو دوبارہ ظاہر کرنا اور دین حق کو تمام ادیان باطلہ پر حجت و برہان اور آیات و معجزات سے غالب کر کے دکھانا اور پھر ایسی نمایاں شان کے ساتھ پیش کرنا کہ گویا اسلام کے سوا دوسرے سب باطل مذاہب ہلاک ہو جائینگے اور حکم و عدل ہو نیسے بھی اختلافات کے فیصلے اور افراط و تفریط کو دور کر کے صراط مستقیم کو اعتدال پر لانا اور فتنہ صلیب اور قتل خنزیر جو مفاسد دینیہ و دنیویہ کے معنوں میں دنیا پر چھایا ہوا تھا اسے دور کرنا اور اقوام عالم کو نقطۂ وحدت پر جمع کرنا یہ وہ امور ہیں۔ جو آپکی تبلیغ رسالت اور اتمام حجت کے کارناموں اور خدا کے جمالی جلالی نشانوں کی نصرت سے نمایاں اور تمام دنیا کے سامنے اپنی تصدیق آپ کر رہے ہیں ذیل کے الہامی الفاظ کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا"۔ یہی جامع اور مختصر پروگرام آپکے مقام نبوت اور منصب رسالت کے متعلق خدا نے پیش کیا۔ جسکی تفصیل بعد کے الہامات میں اور بھی نمایاں کر دیگئی۔

جماعتہائے احمدیہ اندرون ہند کے لئے اعلان

اکثر جماعتوں کے عہدیدار تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن جماعتیں اس کی اطلاع دفتر ہذا کو نہیں بھیجتی ہیں۔ جس کی وجہ سے بعض اوقات مرسلہ چٹھیاں اور لٹریچر واپس آ جاتا ہے۔ اب مورخہ ۲۴/۲/۴۶ کو یوم التبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب ہے۔ اس لئے جملہ جماعتہائے اندرون ہند کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے پریزیڈنٹ یا امیر اور سیکرٹری تبلیغ یا سیکرٹری نشر و اشاعت کے صحیح پتے نظارت دعوۃ و تبلیغ کو بھیجدیں۔ جن جماعتوں کی طرف سے پتے بھی موصول ہوں گے۔ صرف انہیں ہی یوم التبلیغ کے لئے لٹریچر ارسال کیا جا سکے گا۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں:۔ مینیجر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام یقیناً صلیب کی لعنتی موت سے بچائے گئے تھے

قسط نمبر (۲)

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے ایثار اور فدائیت کے وہ نمونے دکھائے ہیں۔ جو تاریخ عالم میں اپنی نظیر نہیں رکھتے اپنی جانوں اور مالوں کی وہ غیر معمولی قربانیاں پیش کیں اور پھر اپنے عمل سے ایسی مہر ثبوت ثبت کر دی۔ کہ آج بھی متعصب سے متعصب انسان جب صحابہؓ کی فدائیت اور عشق رسول کے واقعات پڑھتا ہے۔ تو گہری اور عمیق سوچ میں غرق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ صحابہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی گروہ نے ایک موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تھا "یا رسول اللہ سامنے سمندر ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو ہم بغیر اپنا انجام سوچے اس میں گھوڑے ڈال دیں گے۔ اور یا رسول اللہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑینگے اور یا رسول اللہ دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک کہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ چلا جائے"۔

اللہ اللہ کسقدر عشق اور بے لوث فدائیت ہے۔ مگر جب ہم حضرت مسیح کے حواریوں کو دیکھتے ہیں۔ تو بڑا افسوس ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے استاد کی قدر نہ کی۔ بلکہ حرص لالچ۔ طمع اور سودا کرنے والا معاملہ کیا مثلاً پطرس نے کہا۔ کہ ہم تو سب کچھ چھوڑ کر تیرے پیچھے ہو لئے ہیں ہم کو کیا ملیگا۔ (متی ۱۹/۲۷)۔ اس پر حضرت مسیح نے بڑے وثوق سے انعام اور ترقی کا اپنے حواریوں کے ساتھ ایک عہد فرمایا یعنی "میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ جب ابن آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ تو تم بھی جو میرے پیچھے ہو لئے ہو۔ بارہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے"۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا یہ وعدہ حواریوں کے ساتھ پورا ہوا اگر نہیں ہوا تو کب ہوگا۔ اور اس کے پورا ہونے کا امکان بھی ہے۔ اس کے متعلق عیسائی صاحبان کا عقیدہ ہے۔ جیسا کہ انجیل متی کے مندرجہ بالا حوالہ سے ظاہر ہے کہ جب حضرت مسیح جلال کے ساتھ آئیں گے۔

تو یہ وعدہ پورا ہوگا۔ اور آج تک بڑے زور سے اپنے خداوند کی آمد کا انتظار ہو رہا ہے بلکہ اکثر پادری صاحبان نے عوام کی طفل تسلی کے لئے یہ حروف خوبصورت خط میں چھپوا کر تقسیم کرنا بھی شروع کر دیئے ہیں "JESUS IS COMING SOON" یعنی مسیح جلدی آ رہا ہے"۔ مگر حضرت مریم کے بیٹے ناصرہ کے نبی یسوع کا آنا اب ناممکن ہے کیونکہ اگر مان بھی لیا جائے۔ کہ وہ آسمان سے آنے والا ہے۔ تو پھر کیا پادری صاحبان بتائیں گے کہ (۱) "تختوں پر بٹھانے کے لئے ان بارہ حواریوں کو کہاں سے لایا جائے گا۔ کیونکہ حواری سب کے سب فوت ہو چکے ہیں۔ اور ان کی قبروں کے نشان بھی مٹ چکے ہیں۔ یہ بھی ایک تماشہ ہی ہوگا۔ کہ مسیح تو جلال میں آسمان سے بقول عیسائی صاحبان اتر آئیں گے۔ مگر حواری موجود نہیں ہونگے۔ آخر کار کوئی اور بارہ آدمی تختوں پر بٹھانے کیلئے منتخب کرنے پڑینگے۔ مگر وعدہ تو ان بارہ کے ساتھ تھا جو اس وقت سب کچھ چھوڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے تھے۔

(۲) اس پیشگوئی میں دوسری بات غور کے قابل یہ ہے۔ کہ بارہ حواریوں سے ایک مرتد ہو چکا تھا جس کا نام یہودا اسکریوتی تھا۔ اب تخت تو بارہ ہونگے۔ مگر حواری گیارہ رہ گئے۔ کیونکہ مسیح نے جن بارہ کے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ ان میں یہودا اسکریوتی شامل تھا۔ مگر یہودا مرتد ہو گیا۔ اور اسی ارتداد کی حالت میں واصل جہنم ہوا۔ یہ دوسری تماشہ کے قابل بات ہوگی۔ کہ خدا کا بیٹا بلکہ خود خدا (بقول عیسائی صاحبان) آئے گا تو جلال سے مگر یہاں آکر دیکھے گا۔ کہ اول تو بارہ بارہ کے حواری ہی غائب ہیں۔ اگر ان کو کسی طرح زندہ کر لیگا تو یہودا مرتد بھی کہیگا۔ کہ استاد مجھے بھی ایک تخت دو۔ کیونکہ آپکا وعدہ تھا۔ (۳) تیسری مشکل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے میں ہے وہ بہت ہی بڑی ہے بنیگے۔ اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے۔ جن کے لئے تختوں کا وعدہ بارہ حواریوں کو دیا گیا تھا۔ مگر لطف یہ ہے۔ کہ صرف دو قبیلے یروشلم کے گرد و نواح میں رہ گئے تھے۔ باقی دس قبائل جن کو شالمنسر شاہ اسور سامریہ سے (۲) بابل

قبل مسیح تبت کے مشرقی ممالک کشمیر، تبت اور افغانستان وغیرہ میں لے گیا تھا۔ (دیکھو جلد دوم واقعات سیرو سیاحت ڈاکٹر برنیر فرانسیسی) اور یہ ایک حقیقت ہے کہ افغانستان اور کشمیر کے باشندے اب مسلمان ہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ ان حالات میں کیا یہ تعجب انگیز تماشہ اور مضحکہ خیز بات نہ ہوگی کہ جب حضرت مسیح ناصری دنیا میں تشریف لائیں گے تو تخت ہی نہ ہوں گے۔

دراصل پیشگوئی صرف ایک رنگ میں سچی ثابت ہوسکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ یہودا اسکریوطی کے مرتد ہونے سے پہلے پہلے جبکہ بارہ کے بارہ حواری پورے تھے یسوع مسیح کے متعلق یقین کیا جائے کہ وہ اپنے جلال میں آچکا۔ اور بارہ تخت سے مراد روحانی بارہ تخت تھے۔ جس رنگ کی یسوع کی بادشاہت تھی اسی رنگ کے تخت تھے۔ یسوع مسیح جسمانی بادشاہ نہیں تھا۔ اسی طرح بارہ حواری جسمانی تخت کے وارث نہیں ہوسکتے تھے۔ بلکہ مبلغ یا مشنری یعنی روحانی تخت پر بیٹھنے والے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ مسیح نے بارہ حواری بارہ قبائل کے لئے چنے تھے اور اسی زمانہ میں انہوں نے مقدور بھر تبلیغ کی۔ اور کشمیر اور تبت اور افغانستان کے لوگ حضرت مسیح پر ایمان لائے۔ اور حضرت مسیح کی پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی۔

پس ثابت ہے کہ ان کا جاہ و جلال ۲۰۰۰ سال پہلے ہی دنیا میں تجلیات دکھا چکا۔ اب ان کا انتظار لاحاصل ہے۔ کیونکہ جس طرح حواری فوت ہوگئے۔ یسوع مسیح بھی فوت ہوچکے ہیں۔ اور مشرقی ممالک جہاں اسرائیل کی گم شدہ بھیڑیں تھیں۔ تبلیغ کرکے ۱۲۰ سال کی عمر میں فوت ہوچکے ہیں۔ اور ان کی قبر محلہ خانیار شہر سری نگر ملک کشمیر میں ہے۔ اس کی بجائے اگر یہ بات مانی جائے کہ یسوع مسیح نے ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پہ جان دی۔ اور پھر آسمان پر جا بیٹھے تو بارہ تختوں والی پیشگوئی نہایت مضحکہ خیز منظر پیش کرتی ہے۔ لیکن یہ سچی بات جو واقعات سے ثابت ہے مان لی جائے کہ مسیح اپنی گم شدہ بھیڑوں کو ڈھونڈتے ہوئے کشمیر، تبت کی طرف آئے اور دور دراز کے سفر کئے۔ تو کوئی اشکال پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں یسوع مسیح نے یہ فرمایا تھا کہ "اب سے تم مجھے ہرگز نہ دیکھو گے۔ جب تک یہ نہ کہوگے کہ مبارک ہے وہ جو خدا کے نام سے آتا ہے" ہم

یسوع مسیح کو تو اب ہرگز کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ ہاں اس کے نام پر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لا چکے ہیں۔ جو مسیح محمدی ہونے کے باعث اپنے کام اور شان و نشان میں حضرت مریم کے صاحبزادے حضرت عیسےٰ سے بڑھ کر ہیں۔ اور آپ کے ماننے والے یہ نہیں کہتے کہ ہم جو تمہارے پیچھے ہوئے ہیں ہم کو کیا ملے گا۔ بلکہ وہ تو خدا کا فضل اور احسان جانتے ہیں۔ کہ ان کو احمد مسیح علیہ السلام کے قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اور اب تحدیث بالنعمت کے طور پر چاروں طرف دنیا میں پھیل چکے ہیں۔ اور پھیلتے جا رہے ہیں۔ خاکسار محمد اشرف واقف زندگی

برما کی مہم پر جنرل سلم کا تبصرہ

ہندوستانی فوج کو خراج تحسین

جنرل سر ولیم سلم نے ۶ فروری کو رائل امپائر سوسائٹی لنڈن اور ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کے مشترکہ جلسہ میں برما کی مہم کے بعض پہلوؤں پر تقریر کرتے ہوئے ہندوستانی فوج کو فیاضی کے ساتھ خراج تحسین ادا کیا۔ آپ نے کہا۔ چودھویں فوج نے جس میں ۷۵ فیصدی ہندوستانی آدمی تھے۔ دنیا کے بدترین علاقوں اور بدترین آب و ہوا میں اپنے آپ کو دنیا کی بہترین فوج ثابت کیا۔

ہندوستان اور برما کے درمیان ایک ایسا پہاڑی سلسلہ ہے۔ جو جنگل سے ڈھکا ہوا ہے۔ یہاں بہت زیادہ جنگ ہوئی۔ ان علاقوں میں نہ سڑکیں ہیں۔ اور نہ ہوائی راستے اور وہاں جو راستے پائے جاتے ہیں۔ وہ ایسے ہیں۔ کہ بارش کے پانچ مہینوں میں ان میں سے باربرداری کے خچر بھی دشواری کے ساتھ گزر سکتے ہیں۔ آئے دن ایسے سخت طوفان آتے تھے۔ جو ہوائی جہازوں کے بازوؤں کو توڑ دیں۔ بیماری کا زور تھا۔ اور پھر خط بھر راستہ جنگ آزما سپاہیوں کے لئے نہایت مصیبت ناک اور ان کے کمانڈروں کے لئے نہایت تشویشناک ثابت ہوتا تھا۔

جنرل سلم نے کہا۔ برما میں جو جاپانی فوج تھی۔ اسے بعض اوقات ایک دوسرے درجہ کی فوج کہا جاتا تھا۔ جہاں تک اس کی کمان اسٹاف کی تنظیم اور سازو سامان کا تعلق ہے۔ وہ ایسی ہی تھی۔ بلکہ میں یہ کہوں گا۔ کہ انتظام کے لحاظ سے وہ پانچویں درجہ کی تھی۔ لیکن جاپانی سپاہی اگرچہ وہ بیوقوف تھا۔ حقیقتاً مرتے دم تک لڑتا رہتا تھا۔

برما کی مہم ایک انفنٹری کے سپاہیوں کی جنگ تھی۔ زیادہ تر دست بدست لڑائی ہوتی تھی۔ اور اس وجہ سے فتح حاصل ہوئی۔ کہ ہمارے آدمی دشمن کے آدمیوں سے بہتر تھے۔ فریقین کی فوجوں کی تعداد میں کوئی ایسا زیادہ فرق نہ تھا۔ میدان جنگ میں

جاپانیوں کی فوج دس ڈویژنوں سے کچھ ہی زیادہ تھی۔ ان میں سے اڑھائی ڈویژنوں کو جنرل اسٹلویل نے شمال میں الجھا رکھا تھا۔ دو ڈویژنیں اراکان میں اور باقی ڈویژنیں برما میں تھیں۔ ہمارے پاس سات ڈویژنیں تھیں۔ اور ہم ہوائی جہازوں کے ذریعہ اتنی ہی فوج قائم رکھ سکتے تھے۔

جاپانیوں پر ہمیں ایک فوقیت یہ بھی حاصل تھی۔ کہ ہماری فضائی طاقت زبردست تھی۔ اور ہماری تجاویز کی بنیاد اس امر پر تھی۔ کہ برما کی مہم میں وقت کے وقت بہت تھوڑا کام کیا گیا۔ اس مہم کی تمام تفصیلات نہایت احتیاط کے ساتھ مرتب کی گئی تھیں۔ اور ہمارا سارا دارومدار شاہی ہوائی بیڑہ پر تھا۔ جو نہ صرف ہمیں جنگی امداد دیتا تھا۔ اور دشمن کے رسل و رسائل پر جنگی حملے کرتا تھا۔ بلکہ ہماری نقل و حرکت اور ہماری رسد کے سلسلہ میں بھی بہت زیادہ مدد کرتا تھا۔

حربیاتی پروگرام

ہم نے ہوائی حمل و نقل اور رسد رسانی کے کام کو فنی طور پر پہلے سے بہت زیادہ ترقی دی۔ مثلاً رنگون پر لشکر کشی کے دوران میں ہم روزانہ تقریباً دو ہزار ٹن رسد دو سو سے تین سو میل تک پہنچاتے تھے۔ اور ہوائی جہاز اتنی قریبی امداد دے رہے تھے۔ کہ وہ ہماری محاذ کی فوجوں سے صرف ۲۵۰ گز کے فاصلے پر بمباری کرتے تھے۔ اور ۱۰۰ گز کے فاصلے پر گولے برساتے تھے۔ ہم نے شاہی ہوائی بیڑہ پر انتہائی اور مکمل بھروسہ کیا۔ اور اس نے کبھی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑا۔

ہماری ابتدائی پسپائی ہمارے حربیاتی پروگرام کا ایک حصہ تھی۔ جاپانیوں نے آخر میں جو حملہ کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ وہ رسل و رسائل کی حالت کو درست نہ رکھ سکے۔ یہ نتیجہ بھی ہوا۔ کہ امپھال میں فیصلہ کن لڑائی ہوئی۔ یہاں مقابلہ کے لئے جاپانی پہلے کی

بہ نسبت اپنی بہترین فوج میدان میں لائے لیکن اسے شکست ہوئی۔ اور وہ منتشر ہوکر پسپا ہوئی۔ جنوب کی طرف سے بریگیڈیر ونگیٹ کی فوجوں نے اس کا سرگرمی کے ساتھ پیچھا کیا۔ اور یہ کارروائی حربیاتی پروگرام کے مطابق تھی ہم نے وہی کیا جو ہم کرنا چاہتے تھے۔ ہم نے جاپانیوں کو ایک دوسری فیصلہ کن لڑائی کے لئے مانڈلے کے گرد کھلے میدان میں واپس جانے پر مجبور کردیا۔ اس موقعہ پر دو طرف سے حملہ کیا گیا۔ اور ہم نے جاپانیوں کو اپنے ارادوں کے متعلق دھوکا دینے کی زبردست کوشش کی۔ جاپانی ہمارے جال میں پھنس گئے اور رنگون پر لشکر کشی شروع کردی گئی۔ ہماری فوجیں اور جاپانی منتشر شدہ فوجیں جنوب کی طرف متوازی طور پر چلی جارہی تھیں بارش شروع ہونے میں صرف چھ مہینے باقی تھے۔ اور ہمیں اس عرصہ میں روزانہ دس بارہ میل پیش قدمی کرنی تھی۔ جنرل سلم نے کہا لیکن میں جانتا تھا کہ ہمارے سپاہیوں میں ایسا بے پناہ جذبہ ہے۔ کہ وہ اس مہم کو سر کرلیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اسے سر کرلیا۔

دانشمندی کا مقابلہ

ہماری تمام فوجوں میں چودھویں فوج کو ناقدرشناس ہونا تقریباً ناگزیر تھا۔ پوری مہم کے دوران میں ہمارے پاس سپاہی، سامان جنگ۔ اور سامان آسائش دشمن کے مقابلہ میں کہیں ۴۰۔ اور کہیں ۷۰ فیصدی رہا۔ ہم دشمن کے مقابلہ میں جس چیز میں بہت بڑھے چڑھے تھے۔ وہ صرف دانشمندی تھی۔ اس مہم کی دلکشیوں میں سے ایک یہ تھی۔ کہ ہمارا ہر فوجی اپنی عقل پر زور دے کر بظاہر ناقابل حل رکاوٹوں کو دور کرنے کی کوشش میں برابر لگا رہتا تھا۔ مثلاً چندون کے علاقہ میں درخت تھے۔ لیکن دریا کو پار کرنے کے لئے ہمارے پاس کشتیاں نہ تھیں۔ ہمارے انجنیروں نے درختوں کی کشتیاں بنالیں۔ یوں تو یہ کشتیاں حضرت نوحؑ کی کشتی ایسی معلوم ہوتی تھیں۔ لیکن یہ دریا میں ٹھیک طرح چلتی تھیں۔ اور روزانہ پانسو ٹن وزن لے جاتی تھیں

مانڈلے اور میچیلا میں ہم ایک ریل کے سرے سے پانچ سو میل سے زیادہ فاصلہ تک کام کررہے تھے۔ اور ہمیں سڑکوں کو

ٹھیک حالت میں رکھنا ہوتا تھا۔ اور اراکان آیا تو ہم نے اینٹوں کی سڑکیں بنائی تھیں۔ لیکن شمالی محاذ پر اس طرح سڑکیں بنانا ناممکن تھا۔ چنانچہ ہمارے چیف انجنیئر بریگیڈیر ہیڈ نے یہ ترکیب کی کہ ٹاٹ کے ٹکڑوں کو رال میں ڈبو کر جمی ہوئی زمین پر پھیلا کر سڑک تیار کی۔

ہم نے سؤر اور بطخ کے فارم کھولے اور ترکاریاں اگائیں۔ ایک زمانہ میں ایک ہزار تین سو ایکڑ زمین ہمارے زیر کاشت تھی۔ ہم نے جاپانیوں کے ڈوبے ہوئے اسٹیمروں کو نکالا۔ اور انہیں استعمال کیا۔ دراصل ہم چیزوں کو وقت کے وقت مہیا کرنے کے ایسے عادی ہو گئے تھے۔ کہ اگر ہمارے پاس کافی سامان ہوتا تھا۔ تو ہم اسے جمع نہیں رکھ سکتے تھے۔

طبی شعبہ نے قلیل طبی سامانوں سے حیرت انگیز طور پر کام چلایا۔ ۱۹۴۳ء میں اگلے دستوں کے درمیان بیماری کی شرح روزانہ ۱۲ فی ہزار تھی۔ لیکن ۱۹۴۵ء میں ہم اس شرح کو گھٹا کر ایک فی ہزار لے گئے۔ میرے خیال میں یہ عدیم المثال ریکارڈ ہے۔

سچی ناموری

سرولیم نے کہا کہ اس مہم میں ہندوستان کا جو حصہ ہے۔ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ ہمارا قریباً سارا دارومدار ہندوستان پر تھا۔ ہمارے سپاہیوں کی ایک بڑی اکثریت ہندوستانی تھی۔ اور ہم نے اپنا سارا ساز و سامان ہندوستان سے حاصل کیا تھا۔ ہم ہندوستان کے بہت ممنون احسان ہیں۔ جس نے اپنے نہایت قلیل وسائل سے ہماری بڑی فیاضی سے مدد کی۔

سرولیم نے کہا۔ یہ مہم دراصل سپاہیوں کی لڑائی تھی۔ اس میں برطانوی۔ ہندوستانی گورکھا اور برمی سپاہیوں نیز ان ہوا بازوں نے جو سایہ کی طرح ان کے ساتھ رہے۔ انفرادی معرکہ آرائی سے فتح حاصل کی ہے۔ ہر لڑائی میں ایک ایسا مرحلہ بھی ہوتا ہے۔ جب جنرل کو اپنا کام سپاہیوں کے ہاتھ میں دے دینا ہوتا ہے میں نے بھی ایسا کیا۔ اور میں نے اپنے سپاہیوں کا طرز عمل ہمیشہ قابل اطمینان پایا۔ برما مہم کی سچی ناموری کا سہرا انہی سپاہیوں کے سر ہے۔

جنگی رفیق

سر سیموئیل رنگا ناتھن نے مقرر کے لئے شکریہ کے ووٹ کی تجویز پیش کی۔ آپ نے کہا کہ چودھویں فوج نے جاپان کی قوت کو توڑ کر ہندوستان کو بچا لیا۔ یہ تاریخ میں پہلا موقع تھا۔ کہ ہندوستان پر شمال مشرق سے فوج کشی کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور امید ہے کہ یہ آخری کوشش ہوگی۔ آپ نے بتایا کہ اس لڑائی میں جن سپاہیوں نے حصہ لیا وہ محض مشہور جنگجو قوموں ہی کے نہ تھے۔ بلکہ ان میں ہر طبقہ اور فرقہ کے آدمی شامل تھے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے سچے جنگجو رفیقوں کی طرح مل جل کر کام کیا۔

جنرل سلم نے تمام سپاہیوں میں اپنے ولولہ اور جوش و خروش کی روح پھونک دی تھی۔ اور نظم و ضبط۔ جوانمردی۔ اور فرض شناسی کی ایک ایسی مثال قائم کر دی تھی۔ جس نے سب سپاہیوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ آپ نے کہا کہ حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ فتح کا نتیجہ برباد نہ جائے۔ بلکہ اسے ایک ایسے منصفانہ اور دیرپا امن و امان کی بنیاد بنایا جائے جس میں آزادی اور ہم آہنگی کا راج ہو۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۹۱۱۳:۔ منکہ محمد اسمٰعیل ولد اللہ بخش صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن چک لوہٹ ڈاکخانہ بہلول پور ضلع لدھیانہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۱۱ ۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری پانچ گھماؤں زمین جس میں سے پونے دو کنال زمین بہلول پور میں۔ اور ساڑھے چار کنال ٹیریاں ضلع انبالہ میں ہے۔ اور تقریباً ساڑھے چار گھماؤں اراضی چک لوہٹ میں ہے۔ علاوہ ازیں ایک راس بھینس۔ زمین کی کل قیمت ۳۰۰۰/- روپیہ۔ اور بھینس کی قیمت یکصد روپیہ ہے۔ نیز ایک مکان خام و حویلی مویشیاں جن کی مجموعی قیمت ۴۰۰ روپیہ ہے نیز اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ہوگی

العبد محمد اسماعیل موصی۔

گواہ شد محمد سعید انسپکٹر بیت المال

گواہ شد۔ محمد موسےٰ بقلم خود۔

نمبر ۸۶۸۹:۔ الطاف حسین ولد چودھری عنایت محمد صاحب قوم گوجر پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن موضع جاگووال ڈاکخانہ کاہنووان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۱۲ ۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل تعالےٰ زندہ ہیں۔ اس وقت مجھے والد بزرگوار کی طرف سے مبلغ ۔/۱۰ وظیفہ ملتا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کو انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی جیب خرچ کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔

العبد الطاف حسین سیکنڈ ایر فضل عمر ہوسٹل قادیان

گواہ شد۔ علی محمد اصحابی و موصی۔ انسپکٹر وصایا

گواہ شد۔ مسعود احمد موصی۔

نمبر ۸۱۴۷:۔ زینب بی بی زوجہ چودھری محمد الدین صاحب قوم جٹ عمر ۲۵ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن روست پورہ ڈاکخانہ گوجراں ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۴ ۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت سوائے حق مہر مبلغ یکصد روپیہ کے اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں گی۔ یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ زینب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد چودھری محمد الدین خاوند موصیہ

گواہ شد۔ چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

مکمل تبلیغی پاکٹ بک

مذہبی انسائیکلوپیڈیا یعنی مکمل تبلیغی پاکٹ بک مصنفہ جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر گجرات جو کہ عرصہ سے نایاب تھی۔ اب اضافہ اور ترمیم کیا نسخہ شائع کی گئی ہے جو اعتراضات عام طور پر غیر احمدی یا غیر مسلم احمدیت پر کرتے ہیں۔ ان سب کے مفصل جوابات اس پاکٹ بک میں ملاحظہ فرمائیں۔ اگر یہ پاکٹ بک موجود ہو۔ تو پھر بفضلہ تعالےٰ ہر اعتراض کا مکمل اور تسلی بخش جواب فوراً دیا جا سکتا ہے۔ خواہ جواب دینے والا کم تعلیم یافتہ ہو۔ اس میں تمام ضروری حوالے اکٹھے کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا موجود ہونا ضروری ہے۔ کل تعداد صفحات مع دیباچہ و فہرست ۱۱۶۰

قیمت فی نسخہ پانچ روپے صرف۔ محصول ڈاک ۹

دفتر نشر و اشاعت قادیان سے طلب فرمائیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ

جماعت احمدیہ کی کامیابی

یہ ایک یقینی امر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کو ہر طرح دین و دنیا میں کامیابی عطا کرے گا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے وعدے ہماری جد و جہد پر بھی منحصر ہیں۔ پس آپ تبلیغ میں بڑھتے چلیں۔ اور ہر ماہ چندہ نشر و اشاعت ضرور ادا کریں۔ تا کہ تبلیغی لٹریچر کثیر تعداد میں شائع کر کے ہندوستان کے کونے کونے تک پہونچایا جائے۔

مہتمم نشر و اشاعت دعوۃ و تبلیغ

انسپکٹران بیت المال کیلئے ضروری اعلان

پیشتر ازیں الفضل ۱۰ر جنوری ۱۹۲۶ء کے ایک اعلان کے ذریعہ انسپکٹران بیت المال کو توجہ دلائی جا چکی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ جات کی باقی ماندہ جماعتوں کا بجٹ سال ۱۹۲۶ء جلد سے جلد تشخیص کر کے ارسال کریں۔ مگر ابھی تک بعض حلقہ جات کی بعض جماعتیں باقی ہیں لہذا اس اعلان کے ذریعہ دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اس کام کو بہت جلد ختم کریں (ناظر بیت المال)

اٹھرا کی گولیاں

جن عورتوں کو اسقاط کا مرض ہو یا انکے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا پیدا ہو کر پرچھاواں۔ سوکھا۔ سبز پیلے دست۔ تپ تلی کا درد۔ ہچکی۔ نمونیہ۔ بدن پر پھوڑے پھنسی یا ٹخنوں کے دکھنے وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر مر جاتے ہوں۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا تجویز فرمودہ نسخہ اٹھرا کی گولیاں ہم سے منگوا کر استعمال کریں جو مندرجہ بالا امراض کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہیں۔ قیمت مکمل نو ماہ گیارہ تولہ گیارہ روپے۔ فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ محصولڈاک علاوہ :-

محمد عبد اللہ جان عطاء الرحمن دواخانہ محافظ صحت قادیان

ضروری اعلان

"ضرورتمند احباب ازضیاءات ہمارے پاس فروخت کر سکتے ہیں"

خاکسار محمد عبد اللہ خان آف مالیر کوٹلہ دار السلام قادیان

عرق نور رجسٹرڈ

عرق نور رجسٹرڈ۔ ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض درد کمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیقاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک پیدا کرتا ہے۔ اپنی مقدار کے برابر صالح خون کو پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔

عرق نور۔ عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے بانجھ پن اور اٹھرا کی لاجواب دوا ہے

نوٹ :۔ عرق نور کا استعمال صرف بیمار ہی کیلئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے قیمت فی شیشی یا پیکٹ (پانچ روپے) ہر دو روپیہ صرف علاوہ محصولڈاک

المشتہر۔ ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز رجسٹرڈ

عرق نور بلڈنگ قادیان (پنجاب)

باجازت امور عامہ
قادیان میں باموقع جائداد

(۱) اس وقت میرے پاس مختلف محلہ جات میں نہایت باموقع سکنی قطعات ہیں جو احباب خریدنا چاہیں مجھ سے خط و کتابت کریں (۲) نیز قطعات آراضی دوکانات قابل فروخت ہیں (۳) چند باموقعہ مکانات مختلف محلہ جات میں قابل فروخت ہیں (۴) جائیداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

خاکسار
قریشی محمد مطیع اللہ
قریشی منزل دار العلوم قادیان

نہایت عاجزانہ درخواست دعا

میرا لڑکا بابو فضل محمد آر سگنل کلرک فیروز پور بہت عرصہ سے پورا نا بیمار چلا آتا ہے۔ عزیز کی انتڑیوں میں نقص پیدا ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے پیٹ میں درد رہتا ہے۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ اکثر دودھ پر گذارہ ہے۔ رنگ زرد ہو گیا ہے۔ کسی وقت چین نہیں آتا۔ بیچارا بہت لاغر ہو گیا ہے۔ اس لئے تمام دوستوں کی خدمت میں دعائے صحت کیلئے نہایت عاجزانہ درخواست ہے۔

عاجز۔ والدہ بابو فضل محمد از شہر فیروز پور

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے یہ دوائی دفضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا :-

قیمت مکمل کورس ۱۶ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

سلاجیت آفتابی

فوائد۔ مخرج سنگ مثانہ۔ مقوی گردہ۔ دماغ و دم و جگر۔ مقوی اعضائے رئیسہ۔ مزید حرارت غریزی۔ نافع امراض مخصوصہ مثلاً بواسیر خونی و خشک کو مفید ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی جگر اور مثانہ کو صاف کرتی اور پیشاب آور ہے۔ پٹھوں کو قوت دیتی۔ سردیوں میں بدن کو گرم رکھتی اور بڑھاپے کے دردوں کو دور کرتی ہے۔ اسکی تعریف کی یہ فہرست مکمل نہیں ہو سکتی۔ آپ یقین رکھیں کہ بہتر سلاجیت آفتابی اور کہیں سے نہیں مل سکے گی قیمت ڈیڑھ روپیہ تولہ۔ منیجر طبیہ عجائب گھر قادیان

زد جام عشق

یہ وہ شہرہ آفاق نسخہ ہے جسے رؤسا استعمال کرتے ہیں۔ اسکے قیمتی بڑے اجزاء مشک تاتار ایرانی زعفران اور سنکھیا کاتیل ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہمارا ایجاد کردہ گولیاں اجزا کے خالص اور اعلیٰ ہونے کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتیں جملہ امراض مردمی اور پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر دوا ہے۔ صرف ایک ہفتہ کا استعمال آپکو ہمارے اس بیان کی صداقت کا قائل کر دیگا۔ قیمت اکیس روپیہ کی پانچ گولیاں

منیجر۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

ایک باموقع مکان قابل فروخت

محلہ دار الفضل میں مرکزی درسگاہوں سے بالکل قریب ایک باموقع اور پختہ مکان قابل فروخت ہے۔ دو طرف راستے ہیں ضرورتمند احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں :-

میاں عبد الرزاق صاحب محلہ دار الفضل قادیان۔ میاں منور دین صاحب لیڈر مرچنٹس عه ۱۸ سلطان پورہ روڈ ۱۳ لاہور

قرص بواسیر

خونی و بادی بواسیر کے لئے مجرب دائمی قبض کی دافع

قیمت فی شیشی دو روپے ۔/۲

علاج اکسیر ...

بیت العلاج قادیان

امراض معدہ کیلئے اکسیر ہاضم فی شیشی ۱/۸

انگریزی تبلیغی لٹریچر

پیارے خدا اور پیارے رسول کی پیاری باتیں	۔ ۔ ۔ ۔ ۲
چار ہزار قیمتی اقوال	۲ ۔ ۔ ۔
پیارے امام کی پیاری باتیں	۱ ۔ ۔ ۔
اسلامی اصول کی فلاسفی	۔ ۱۰ ۔
نماز مترجم با تصویر	۔ ۴ ۔
سرور انبیاء کے بے نظیر کارنامے	۔ ۴ ۔
دنیا کا آئندہ مذہب	۔ ۴ ۔
آسمانی پیغام	۔ ۴ ۔
پیغام صلح مع دیگر مضامین	۔ ۴ ۔
دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ	۔ ۲ ۔
نظام نو	۔ ۱۲ ۔
مختلف تبلیغی رسالے	۔ ۸ ۔

چند آنہ روپے کا لٹریچر مع خرچ ڈاک چھ روپیہ میں بھیجا دیا جائیگا۔ چار روپیہ کی کتب تین روپیہ میں بھیجا دی جائیں گی۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۶ر فروری۔ چند دنوں کے اندر اندر برطانوی حکومت ہندوستان کے متعلق ایک بیان دینے والی ہے۔ جس میں اعلان کیا جائے گا۔ کہ وزیر ہند اور نائب وزیر ہند جلد ہندوستان روانہ ہونے والے ہیں۔

دہلی ۱۶ر فروری۔ آزاد ہند فوج کی رانی جھانسی رجمنٹ کی کمانڈر کپتان لکشمی کو جسے گرفتار کر کے نظر بند کیا گیا تھا۔ رہا کر دیا گیا ہے۔ اور گورنمنٹ ہند نے واپس ہندوستان آنے کی اجازت دے دی ہے۔

کلکتہ ۱۶ر فروری۔ آج صبح مسٹر جناح اور نوابزادہ لیاقت علی خاں نے گورنر بنگال سے ملاقات کی۔

بٹالہ ۱۶ر فروری۔ کل شام عید میلاد النبی کے جلوس پر مقامی پولیس نے پابندی عاید کر دی تھی۔ لیکن مجلس احرار نے جلوس نکالا پولیس نے ڈیڑھ سو افراد کو گرفتار کر لیا۔

چنکنگ ۱۶ر فروری۔ روس نے چین کی سنٹرل گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ مانچوریا میں روس کے ساتھ سو فیصدی اقتصادی تعاون کرے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ روس نے چینی گورنمنٹ سے چند مزید مطالبات بھی پیش کئے ہیں۔

قاہرہ ۱۶ر فروری۔ ایم نقراشی پاشا وزیر اعظم مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان کے استعفیٰ کی وجہ یہ ہے۔ کہ سیاسی مخالفین نے مصر میں برطانوی فوجوں کی موجودگی اور مظاہرہ کرنے والے طلباء کے متعلق حکومت کی پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی تھی۔

لنڈن ۱۶ر فروری۔ اتحادی اسمبلی کی اکنامک اور سوشل کونسل نے سر راما سوامی کی صدارت میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۲۰ر جولائی کو پیرس میں بین الاقوامی صحت کانفرنس بلائی جائے۔

لاہور ۱۶ر فروری۔ موجودہ وائس چانسلر جسٹس سر محمد عبدالرحمٰن کو دوبارہ انتخاب یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کر دیا گیا ہے۔

کلکتہ ۱۶ر فروری۔ تحقیقات پر معلوم ہوا ہے۔ کہ کلکتہ میں گذشتہ تین دن کے فسادات میں ۵۴ اشخاص ہلاک اور ۴۰۰ زخمی ہوئے۔ ۱۶ اشخاص کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

الجزائر ۱۵ر فروری۔ الجزائر کے صوبہ کانسٹنٹائن میں بدھ کو زبردست بھونچال آیا۔ جس میں ۲۷۶ افراد ہلاک یا مجروح ہوئے۔

کراچی ۱۶ر فروری۔ سندھ اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر پروفیسر گھنشام داس نے میر غلام علی خاں تالپور کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دے دیا ہے۔

نئی دہلی ۱۶ر فروری۔ وائسرائے نے آج رات ایک تقریر نشر کی۔ جس میں آپ نے یہ واضح کیا۔ کہ ہندوستان میں سامان خوراک کی خوفناک کمی واقع ہو رہی ہے۔ اس لئے انسدادی تدابیر کے طور پر ہندوستان میں راشن کی اوسط ایک پونڈ فی کس سے ۱۲ اونس کر دی گئی ہے۔ محنت شاقہ کرنے والوں کو چار اونس زائد راشن ملے گا۔

لنڈن ۱۶ر فروری۔ لنڈن میں اتحادی اسمبلی کا اجلاس ختم ہو گیا ہے۔ سیکرٹری جنرل نے اپنی اختتامی تقریر میں کہا۔ کہ سان فرانسسکو کانفرنس میں جس عمارت کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اب وہ مکمل ہو چکی ہے۔

لاہور ۱۷ر فروری۔ سر فیروز خاں نون نے ملک کی غذائی حالت کو بہتر بنانے کے لئے یہ سکیم پیش کی ہے۔ کہ شہروں کے علاوہ گاؤں میں بھی راشن سسٹم جاری کیا جائے۔ اور گندم کی زیادہ سے زیادہ پیداوار کو گورنمنٹ اپنے قبضہ میں لینے کی کوشش کرے۔ اور دیہات میں ایسی کمیٹیاں بنائی جائیں۔ جو نئی فصل کا تخمینہ کریں۔

کلکتہ ۱۷ر فروری۔ آج دوپہر کو مسٹر جناح نے گورنر بنگال آر۔ جی کیسی سے دوبارہ ملاقات کی۔ دوپہر کا کھانا بھی وہیں کھایا۔ بنگال کے نئے گورنر سر بروز اور نوابزادہ لیاقت علی اور مسٹر سہروردی نے بھی شرکت کی۔

پشاور ۱۷ر فروری۔ سرحد اسمبلی کی پچاس نشستوں میں سے ۴۷ کے نتائج نکل چکے ہیں۔ اسی وقت تک مختلف پارٹیوں کے کامیاب ہونے والے امیدواروں کی پوزیشن یہ ہے۔ کانگرس ۲۹ - مسلم لیگ ۱۵ نیشنلسٹ مسلمان ۲ - اکالی سکھ ۱

کلکتہ ۱۷ر فروری۔ مسٹر جناح نے آزاد ہند فوج کے بارے میں حکومت ہند کی پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کی۔ آپ نے کہا۔ کہ کیپٹن عبدالرشید کو بلاوجہ سزا دے کر حکومت نے قانونی اور اخلاقی طور پر نہایت غلط قدم اٹھایا ہے۔ حکومت کو اپنے محکم اصول پر قائم رہنا چاہیئے تھا۔ اس نے بیرونی اثرات سے مرعوب ہو کر اس سزا کو تجویز کیا ہے۔ کیپٹن عبدالرشید کو سزا دے کر حکومت نے مسلمانوں کے دلوں کو سخت مجروح کیا ہے۔

مدراس ۱۷ر فروری۔ صوبہ مدراس میں فقدان بارش کی وجہ سے قحط کے بھیانک اثرات کو زائل کرنے کے لئے حکومت مدراس نہایت مستعدی سے کام کر رہی ہے۔ اس نے ایک الگ محکمہ قائم کر دیا ہے۔ جو لوگوں کو خوراک مہیا کرنے کے انتظامات کرے گا۔

کلکتہ ۱۷ر فروری۔ مسٹر عبدالرحیم سابق صدر سنٹرل اسمبلی نے کیپٹن عبدالرشید کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ آزاد ہند فوج کے بارے میں حکومت کی پالیسی نہایت ہی مبہم ہے۔ اسے واضح کر دینا چاہیئے۔ کہ وہ آئندہ کیا رویہ اختیار کرے گی۔ تاکہ اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

دہلی ۱۷ر فروری۔ سنٹرل اسمبلی میں کل ریلوے بجٹ سیشن پیش ہو کر بجٹ ہوگی۔ اسے سر ایڈورڈ بنتھال پیش کرینگے۔

الہ آباد ۱۷ر فروری۔ نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس کا آج پہلا جلسہ ہوا۔ جس میں سر اکبر حیدری نے تقریر کی۔

قاہرہ ۱۷ر فروری۔ ایم نقراشی پاشا کے مستعفی ہو جانے پر صدقی پاشا نے نئی وزارت مرتب کر لی ہے۔

لنڈن ۱۷ر فروری۔ اتحادی اسمبلی کا اجلاس ختم ہو جانے پر مختلف ممالک کے مندوبین نے واپس جانا شروع کر دیا ہے آج موسیو ویشنسکی ماسکو روانہ ہو گئے۔

ناگپور ۱۶ر فروری۔ گاندھی جی نے خوراک کی قلت پر قابو پانے کے لئے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ قحط یقینی طور پر آئے گا۔ ہر شخص خوراک کے متعلق اپنی ضروریات اتنی کم کر دے۔ جو اس کو صحت مند رکھنے کے لئے کافی ہوں۔ شہروں کے لوگ جنہیں پھل میسر ہیں۔ اپنی خوراک میں فوری کمی کریں۔ سبزیوں کے استعمال میں بھی کفایت کی جائے۔ اور زیادہ سے زیادہ اناج بویا جائے۔

کلکتہ ۱۶ر فروری۔ قحط کے خطرے کی خبروں کا بنگال پر نہایت برا اثر ہوا ہے۔ چاروں طرف سے اس قسم کی اطلاعات پہنچ رہی ہیں۔ کہ چاول اور دھان کی قیمتیں ایکدم بڑھ گئی ہیں۔ اور کئی جگہ تو دگنی ہو گئی ہیں۔ لوگوں نے قحط کے خوف سے اناج کا فالتو سٹاک بھی چھپانا شروع کر دیا ہے۔

طہران ۱۶ر فروری۔ روسی ریڈن سے نکلنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ روس کے وزیر خارجہ نے ماسکو کانفرنس کے دوران میں برطانوی وزیر خارجہ کو بتایا تھا۔ کہ روسی ۲ر مارچ تک اپنی فوجیں نکال لینگے۔

نیویارک ۱۶ر فروری۔ جمعیت متحدہ اقوام کا صدر دفتر ایک سو دو منزلہ ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ میں کھولا جائے گا۔ یہ عمارت نیویارک میں سب سے اونچی ہے۔ جس کی بلندی ۱۲۴۸ فٹ ہے۔

نئی دہلی ۱۶ر فروری۔ مسٹر جی۔ ایم سید لیڈر سندھ کولیشن پارٹی نے کل وائسرائے کو ایک میموریل بھیجا۔ جس میں سندھ کی صورت حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور وائسرائے سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ سندھ کے معاملات میں مداخلت کر کے گورنر سندھ کی غیر آئینی کارروائی کی تلافی کریں۔

لکھنؤ ۱۶ر فروری۔ خوراک کی نازک صورت حالات کے پیش نظر یو۔پی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ کوئی شخص کسی دعوت پر پچیس سے زیادہ اشخاص کو مدعو کرے۔

لاہور ۱۶ر فروری۔ سونا ۔/۸/۔۹۱ چاندی ۔/۱۴/۱۔ پونڈ ۔/۴/۶

امرتسر ۱۶ر فروری۔ سونا ۔/۸/۹۱ چاندی ۔/۱۴/۱ پونڈ ۔/۴/۶ روپے